عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | یکم تا ۷/ جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/ اپریل ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۱۵

مولانا شجاع آبادی کی ایک قادیانی سے علمی گفتگو

عظمتِ رسالت

اہم ترین پہلو ختمِ نبوّت

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

یہ نکاح نہیں ہوا

اے عامر نواب، کراچی

س:...... میری شادی ۱۹۹۳ء میں ہوئی تھی، اس وقت میرے پاس دولت کی ریل پیل تھی پھر وقت بدلا کہ ۲۰۰۰ء میں میرے پاس کچھ نہ تھا، جو تھا وہ عیار دوست لے گئے، اس دوران دو بچے بھی ہوئے۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی، لڑکا معذور ہے، جس کی وجہ سے سسرال والے مجھے بلیک میل کرتے رہے، سسرال والے زور ڈالتے رہے کماکے لاؤ اور میں حتی المقدور کما کر ان کے حوالے کرتا رہا، میرے سسرال والے اور میرے والد انتہائی مال دار ہیں۔ میرے سسر نے میرے والد سے کہا کہ مالی سپورٹ کرو، والد تیار نہ ہوئے، تو سسر نے خلع کا کیس دائر کیا اور غلط الزامات لگائے اور گواہ پیش نہ کرسکے، یہ خلع ہوگیا عدالت سے، پھر میں ساری عدالتی کارروائی لے کر بنوری ٹاؤن گیا تو انہوں نے واضح لکھا کہ عدالتی فیصلہ صحیح نہیں ہے اور نکاح برقرار ہے۔ میرے سسر نے کہا کہ بس عدالتی فیصلہ صحیح ہے اور فتویٰ کو نہ مانا حالانکہ وہ خود بھی دیوبند مسلک سے تعلق رکھتے ہیں لیکن انا آڑے آگئی تھی، اس کے بعد وہ ملے تو افسوس کرنے لگے کہ میں نے یہ سب کرایا ہے اور رونے لگے، پھر وقتاً فوقتاً ملتے رہے، میں کبھی کبھی بچوں کو کچھ خرچ بھی بھیج دیتا تھا۔ اب سنا ہے چند ماہ قبل انہوں نے بیوی کا نکاح کردیا ہے، لڑکے کو بہت پیسہ وغیرہ دیا ہے اور وہ علاقہ چھوڑ کر کہیں گمنام مقام پر منتقل ہوگئے ہیں کہ میں بچوں کی بھی جھلک نہ دیکھ سکوں، آپ یہ بتایئے کہ شریعت کے مطابق ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے اور نکاح پر نکاح کا کیا عذاب ہے؟ اور جو حکم خداوندی اور فرمان رسول کو نہ مانے، کیا زناکاری میں ملوث ہوں گے؟ ہاں! سسر نے یہ بھی مشہور کیا کہ میں نے لکھ کر ۳ طلاقیں دی ہیں، جبکہ مجھے کوئی ۵۰ کروڑ بھی دیتا تو میں ایسا نہ کرتا، کیونکہ وہ میرے بچوں کی ماں تھی میں خانہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر کہہ سکتا ہوں کہ میں نے لکھ نہیں دیا تھا، نہ ان کے پاس لکھا ہوا ہوگا۔

ج:...... آپ نے جو تفصیلات لکھی ہیں ان کی رو سے آپ کی منکوحہ اب بھی آپ کے نکاح میں ہے، کیونکہ عدالتی یکطرفہ کارروائی سے طلاق نہیں ہوتی، لہٰذا آپ کے سسرال والوں کا آپ کی منکوحہ کا کہیں اور عقد کرنا یا کسی غیر مرد کے ساتھ بحیثیت منکوحہ کے روانہ کرنا ناجائز اور حرام ہے، وہ خاتون اس کے ساتھ اگر میاں بیوی کا تعلق قائم کرے گی تو زناکاری ہوگا اور اس زناکاری کے گناہ میں اس قانون کے ساتھ اس کے والدین اور سرپرست بھی برابر کے شریک ہوں گے، بلکہ جو لوگ اس نکاح پر نکاح کے عمل کو جائز سمجھتے ہوئے اس میں شریک ہوئے ہیں ان کو تجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح کی ضرورت ہے، کیونکہ کسی حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے اور کفر سے جہاں تجدید ایمان کی ضرورت ہوتی ہے وہاں تجدید نکاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اب آپ ہی اس کو طلاق دے دیں تاکہ اس خاتون کی گناہ کی زندگی جائز زندگی میں بدل جائے اور یہ عقد جائز ہوجائے۔

بینک ملازم کا مسجد کو چندہ دینا

محمد صدیق، حیدرآباد

س:...... راقم اسٹیٹ بینک میں ملازم تھا، اپنی مدت ملازمت پوری ہونے پر سبکدوش ہوا ملازمت سے قواعد کے مطابق جو پنشن وغیرہ ملازم کو ملتی ہے وہ حساب مجھے بھی ملا، میں نے اپنی اس پونجی اور بس انداز کی ہوئی رقم سے محلہ کی مسجد میں تعمیراتی کام کے لئے سنگ مرمر لے کر دے دیا وہ پتھر استعمال بھی ہوگیا، مگر بعد میں نمازیوں کے اعتراض کرنے پر کہا بینک ملازم کا دیا ہوا پیسہ مسجد میں لگانا جائز نہیں ہے، مجھے اس کی رقم واپس کردی ہے۔ لہٰذا قرآن وسنت کی روشنی میں فرمایئے کیا کسی بھی بینک ملازم کی جائز محنت کے معاوضہ کی رقم مسجد وغیرہ میں دینا جائز ہے یا ناجائز؟ تاکہ مجھے اور بہت سے افراد کو تسلی ہوسکے۔

ج:...... ہمارے اکابر نے یہی فرمایا ہے کہ بینک کی نوکری حرام ہے، کیونکہ وہ سودی ادارہ ہے اور اس کے ملازمین کو اسی سود سے رقم ملتی ہے، اس لئے سودی رقم مسجد وغیرہ کی تعمیر میں نہ لگائی جائے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری | مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۹ یکم تا ۷/جمادی الاول ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/اپریل ۲۰۱۰ء شمارہ:۱۵

اس شمارے میں!

ابھی تک قاتل گرفتار نہیں کئے گئے! ۵ اداریہ
عظمت رسالت: اہم ترین پہلو، ختم نبوت ۷ مولانا عبدالرحیم اشرفؒ
مولانا سعید احمد جلال پوریؒ.. حیات وخدمات ۱۰ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ۱۳ مولانا شعیب فردوس
اسلام اور ازدواجی زندگی (۲) ۱۵ مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی
ایک قادیانی سے علمی گفتگو ۱۸ رپورٹ: مولانا محمد قاسم سیوطی
مکتوب سعودی عرب ۲۱ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ
سکھر کانفرنس میں خطباء و مقررین کی تقاریر ۲۳ رپورٹ: مولانا محمد نذر عثمانی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷-۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۸۳۴۸۶-۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخلے کی شفاعت

حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتح الباری'' (ج:۱۱ ص:۴۱۰) میں یہ روایت صحیح ابن حبان اور طبرانی کے حوالے سے نقل کرکے ''بسند جید'' کہا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ ستر ہزار، جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان میں سے ہر فرد کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے، چنانچہ مسند احمد (ج:۱ ص:۵) میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

''فَاسْتَزَدْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فَزَادَنِیْ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِیْنَ أَلْفًا۔''

ترجمہ:... ''میں نے اپنے پروردگار سے زیادہ کی درخواست کی تو مجھے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عطا فرمائے۔''

نیز مسند احمد میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ:

''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ رَبِّیْ أَعْطَانِیْ سَبْعِیْنَ أَلْفًا مِّنْ أُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَھَلَّا اسْتَزَدْتَّہٗ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُّہٗ فَأَعْطَانِیْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ سَبْعِیْنَ أَلْفًا۔ قَالَ عُمَرُ: فَھَلَّا اسْتَزَدْتَّہٗ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُّہٗ فَأَعْطَانِیْ ھٰکَذَا۔ وَفَرَجَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ بَیْنَ یَدَیْہِ وَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ: وَبَسَطَ بَاعَیْہِ وَحَثَا عَبْدُاللّٰہِ۔ وَقَالَ ھِشَامٌ: وَھٰذَا مِنَ اللّٰہِ لَا یُدْرٰی عَدَدُہٗ۔'' (مسند احمد ج:۱ ص:۱۹۸، وذکرہ الهیثمی فی الزوائد الی احمد والبزار والطبرانی، وقال: فی أسانیدھم القاسم بن مهران عن موسٰی بن عبید، وموسٰی بن عبید ھٰذا مولٰی خالد بن عبداللہ بن أسید، ذکرہ ابن حبان فی الثقات، والقاسم بن مهران ذکرہ الذھبی فی المیزان وانہ لم یروہ عنہ الا سلیم بن عمرو والنخعی، ولیس کذالک فقد روی عنہ ھٰذا الحدیث ھشام بن حسان)

ترجمہ:... ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے رَبّ نے مجھے میری اُمت کے ستر ہزار اَفراد دیئے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اور مانگ لیتے۔ فرمایا: میں نے مزید مانگے تو اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: آپ اس سے بھی زیادہ مانگ لیتے! فرمایا: میں نے اور بھی مانگے تھے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس طرح عطا فرمائے۔ (''اس طرح'' کا مفہوم سمجھاتے ہوئے اِمام احمدؒ کے اُستاذ) عبداللہ بن بکرؒ نے بانہیں کھول کر فرمایا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بانہیں کھول دیں اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی حکایت کرتے ہوئے) عبداللہؒ نے لپ بھری۔ اور (اِمام احمدؒ کے اُستاذ الاستاذ) ہشام (بن حسان) نے فرمایا کہ: یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے (ایسا وعدہ) ہے کہ اس کی تعداد معلوم نہیں کی جاسکتی۔''

حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتح الباری'' (ج:۱۱ ص:۴۱۱) میں اس سلسلے میں حضرت عمرو بن حزم، حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی احادیث کی بھی نشاندہی کی ہے، پہلی دونوں کو ''بسند ضعیف'' اور تیسری کو ''بسند واہ'' کہا ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''خصائص کبریٰ'' میں لکھتے ہیں:

''وقال الشیخ عزّالدین بن عبدالسلام: ومن خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یدخل الجنّۃ من أُمّتہ سبعون ألفًا بغیر حساب، ولم یثبت ذٰلک لغیرہ من الأنبیاء۔'' (خصائص کبریٰ ج:۲ ص:۲۲۸)

ترجمہ:... ''شیخ عزّ الدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ستر ہزار اَفراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے لئے ثابت نہیں۔''

اس کے ثبوت میں اِمام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اَحادیث کے علاوہ حضرت قلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ کی حدیث کا بھی حوالہ دیا ہے، یہ حدیث حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الاصابہ'' (ج:۳ ص:۲۰۹) میں مسند حسن بن سفیان کے حوالے سے، حافظ نورالدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے ''مجمع الزوائد'' (ج:۱۰ ص:۴۰۷) میں مسندِ بزار کے حوالے سے، اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ''خصائص کبریٰ'' (ج:۱ ص:۱۴، ''باب ذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل وسائر کتب اللہ المنزلۃ'') میں طبرانی، بیہقی، ابونعیم اور ابن عساکر کے حوالے سے نقل کی ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ

ابھی تک قاتل گرفتار نہیں کئے گئے!!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

آج سے تقریباً ایک ماہ قبل ۱۱/مارچ ۲۰۱۰ء مطابق ۲۵/ربیع الاوّل ۱۴۳۱ھ جمعرات دس بجے شب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ترجمان ماہنامہ ''بینات'' کے مدیر، نامور مذہبی اسکالر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، ان کے صاحبزادے حافظ محمد حذیفہ، خادم خاص مولانا فخر الزماں اور آپ کے مرید و عقیدت مند حاجی عبدالرحمن کو جامع مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس سوسائٹی کے قریب شہید کردیا گیا، جبکہ ان کے ساتھی مولانا خطیب صاحب کو شدید زخمی کردیا گیا۔

اس سانحہ پر کراچی، سندھ اور پورے ملک میں احتجاج کیا گیا، پوری ملت اسلامیہ میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی، سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین، ممتاز رہنماؤں، علماء و مشائخ، وکلا، تاجروں، دینی تنظیموں کے ذمہ داران، مساجد و مدارس کے علماء کرام اور قراء حضرات کے علاوہ کارکنان ختم نبوت اور عوام الناس نے اس وحشیانہ دہشت گردی اور منظم سازش کی مذمت کی اور حضرت شہیدؒ کے برادران، عزیز و اقارب اور اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت سے دلی تعزیت کی۔

دوسری طرف پولیس، انتظامیہ اور ملکی ایجنسیوں نے کسی دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کیا، حد تو یہ ہے کہ اب تک حکومت کے کسی ذمہ دار عہدیدار نے اس بہیمانہ قتل و غارت گری پر تعزیت کے دو بول بولنے کی زحمت تک گوارا نہیں کی۔

افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے تسلسل کے ساتھ ایسی کارروائیاں معمول بن گئی ہیں۔ آئے دن پیشہ ور دہشت گرد علماء کرام کے پاک خون سے ہاتھ رنگین کرتے ہیں، ان کی جانوں سے کھیلتے ہیں اور اپنی کمین گاہوں میں چھپ جاتے ہیں۔ حکومتی ایجنسیاں اور انتظامیہ اپنی غفلت، لاپرواہی، سرد مہری، چشم پوشی اور عدم دلچسپی کی بدولت قاتلوں پر ہاتھ ڈالنے میں بے بس دکھائی دیتی ہے۔

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ اور ان کے رفقاء کی مظلومانہ شہادت کا یہ واقعہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں بلکہ اس سے قبل مولانا عبداللہ اسلام آباد، مولانا عبیداللہ چترال، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا عبدالسمیع، مولانا انیس الرحمن درخواستی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا اعظم طارق، مفتی نظام الدین شامزی، مولانا مفتی جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا علی شیر حیدری، مفتی عتیق الرحمن، مولانا حسن جان، مولانا عبدالغفور ندیم رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اکابرین علمائے دیوبند کو نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا اور ان میں سے کسی کے قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ حکومت اور اس کی ایجنسیاں اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے کبھی ان واقعات کو فرقہ واریت کا شاخسانہ باور کراتی ہیں تو کبھی بیرونی ایجنسیوں کی کارروائی کا نام دے دیا جاتا ہے۔

اہل عقل و دانش پر واضح ہے کہ یہ سب پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کے انتظامات کا حصہ ہے۔ امریکا اور اس کے اتحادی جانتے ہیں کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ یہاں کے دینی مدارس اور علماء کرام کا عوام الناس سے مضبوط رشتہ ہے، جب تک جید علماء کرام کا صفایا نہ کردیا جائے اس وقت تک ان کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتے۔ اس لئے وہ اپنے گماشتوں کے ذریعے اس حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں کہ علماء کو راستے سے ہٹایا جائے اور اسلام دشمن افراد اور قوتوں کی سرپرستی

کر کے دینی قوتوں کی کمر توڑ دی جائے اور پاکستان میں اسلامی اقدار، دین اور دینی شعائر، مدارس، مساجد اور یہاں کا اسلامی تشخص اس قدر تہہ و بالا کر دیا جائے کہ مسلمانوں کو اسلامی شکل وشباہت اختیار کرنا بھی مشکل ہو جائے۔

تاریخ گواہ ہے کہ روس میں بھی شروع شروع میں سمرقند و بخارا کے علما اور حاملین قرآن کو ایک ایک کر کے شہید کیا گیا، پھر ایک ایسا منحوس وقت آیا کہ گھر میں قرآن پاک رکھنا سب سے بڑا جرم قرار پایا۔ بہتر سال تک کیمونزم اپنے ظلم وستم کے پنجۂ استبداد کے تحت مسلمانوں کو روندتا رہا۔ اس کا خیال تھا کہ مسلمان اور اسلام ختم ہو گئے ہیں لیکن آزادی کے بعد پتہ چلا کہ آج بھی مسلمان ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

ترکی میں کمال اتاترک نے اسلام، دینی شعائر اور اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی اپنی سی کوششیں کر دیکھیں، مگر آج بھی وہاں کی عوام الحمدللہ! اسلامی اقدار پر گامزن ہیں۔

یہود ونصاریٰ اور اسلام دشمن طاقتوں نے مسلمان ممالک خصوصاً پاکستان کو ٹارگٹ بنایا ہوا ہے، نام نہاد دہشت گردی کے نام پر اہل پاکستان پر جنگ مسلط کر دی گئی ہے، اغیار کی مکارانہ پالیسیوں اور جھوٹے پروپیگنڈے کے زیر اثر مسلمان، مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے۔ امریکی اور اس کے اتحادی اپنے مذموم مقاصد کے لئے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیے ہوئے ہیں۔

ان حالات و واقعات میں مسلمانان پاکستان اور خصوصاً علماء کرام کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے کہ وہ سر جوڑ کر بیٹھیں، اپنے دشمن کو پہچانیں اور مضبوط حکومت عملی طے کر کے کفر کے اس سیلاب کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کریں۔ وقت آ گیا ہے کہ عصبی، گروہی، لسانی، فروعی اور مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اس کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔

شہدائے ختم نبوت کی شہادت کو ایک ماہ سے اوپر ہو چکا ہے مگر تادم تحریر قاتل گرفتار نہیں کیے جا سکے اور ایف آئی آر میں نامزد ملزم کو گرفتار کرنے سے بھی پس وپیش سے کام لیا جا رہا ہے۔ کیا واقعی پولیس، انتظامیہ، حکومت اور خفیہ ایجنسیاں بے بس ہیں؟ یا خدانخواستہ وہ اس سلسلہ میں سنجیدہ نہیں ہیں؟ یا پھر وہ اسے بھی لیت ولعل کے حربوں سے سرد خانہ کی نذر کرنا چاہتی ہیں؟ ہم ارباب اقتدار سے گزارش کریں گے کہ وہ عوام الناس کے صبر کا امتحان نہ لیں اور قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائیں تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

حکومت کی ذمہ داری

حدیث شریف میں آتا ہے کہ قیامت کے دن مقتول اور شہید اپنا سر یوں (ہتھیلی پر) رکھے ہوئے اللہ کے دربار میں آئے گا، وہاں اس کا قاتل (بھی موجود) ہوگا، مقتول کہے گا: یا اللہ! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ کس بنا پر مجھے قتل کیا؟ قاتل سے پوچھا جائے گا۔ وہ کہے گا: یا اللہ! میں نے یہ حرکت فلاں کی حکومت میں کی تھی، قاتل اپنا جرم اس لئے حکمرانوں پر ڈالے گا کہ اس کو جرأت ہی تب ہوئی کہ مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں اور مجھے کوئی پکڑنے والا نہیں، تو وہ اپنے جرم کا حکمرانوں کو ذمہ دار ٹھہرائے گا۔ حکمرانو! امت کی جان و مال اور عزت کی حفاظت تمہارا فرض ہے۔

عظمت رسالت

اہم ترین پہلو ختم نبوت

مولانا عبدالرحیم اشرف

ایمان باللہ کی طرح ایمان بالرسول کسی وقتی عقیدت اور کسی خاص دن اور تاریخ میں مظاہرۂ محبت کا متحمل نہیں۔ ایمان بالرسول، ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے، ایک انسان جب یہ یقین کر لیتا ہے کہ محمد (حضور پر میرے ماں باپ قربان) صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے رسول ہیں تو آپ کا منصب رسالت، اس منصب جلیل کی صحیح اور ممتاز نوعیت کہ حضور سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں اور یہ نتیجہ کہ حضور، ساری کائنات کے سردار، آقا اور سب سے زیادہ واجب الاطاعت اور محبوب ہیں، یہ تمام باتیں لفظ "محمد رسول اللہ" میں شامل ہیں اور ان میں سے کسی ایک کا انکار یا کسی ایک سے انحراف یا کسی ایک کی ایسی تاویل جو اس کے مسلمہ مفہوم کی نفی کے مترادف ہو، ان سب کا معنی ہے "محمد رسول اللہ" کا انکار اور اس انکار کو شریعت الٰہی میں "ارتداد" قرار دیا گیا ہے، جس کی سزا دنیا میں قتل (اسلامی حکومت کے فیصلے مطابق، انفرادی طور پر ہرگز نہیں) اور آخرت میں کفار و مشرکین اور منکرین نبوت کے ساتھ ابدی جہنم میں جلتے رہنا ہے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ کے نبی ہیں، اسی طرح جس طرح، سیدنا آدم سے سیدنا مسیح علیہ السلام تک اللہ کے رسول مبعوث ہوتے رہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام انبیاء و رسل سے اس پہلو میں ممتاز و منفرد ہیں کہ آپ جن و انس، اسود واحمر، کالے گورے، شرقی غربی، عربی، عجمی، یورپی ایشیائی، اپنے زمانۂ بعثت اور اس کے بعد اس دنیا کے آخری دن تک کے تمام زمانہ کے پیغمبر، نبی اور رسول ہیں، آپ کی رسالت نہ کسی زمانے کے لئے مخصوص، نہ کسی نوع انسانی تک محدود اور نہ کسی خاص حالت کے لئے مختص ہے، کتاب الٰہی نے ببانگ دہل اعلان فرمایا:

"قل یایھا الناس انی رسول الله الیکم جمیعا ن الذی له ملک السموات والارض۔" (الاعراف:۱۵۸)

ترجمہ: "کہہ دیجئے کہ تمام افراد انسانیت! میں تم سب کی جانب اللہ کا رسول ہوں، وہ اللہ جس کے لئے زمین و آسمان کی بادشاہت ہے۔"

مزید فرمایا:

"وارسلناک للناس رسولاً۔" (النساء:۷۹)

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں انسانوں کے لئے رسول کی حیثیت سے بھیجا ہے۔"

صراحت سے فرمایا:

"تبرک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیراً۔" (الفرقان:۱)

ترجمہ: "بابرکت ہے وہ ذات حق جس نے اپنے بندے پر ایسی کتاب اتاری جو کفر و اسلام اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والی ہے تاکہ وہ تمام ادوار انسانیت کے لئے انتباہ کا ذریعہ ہو۔"

منصب رسالت کے اس اہم پہلو کو خود سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے بیان فرمایا، ایک مقام پر ارشاد ہوا:

"انا رسول من ادرکت حیاً ومن یولد بعدی۔"

(رواہ ابن سعد ابی الحسن، ج:۶، ص:۱۰۱)

ترجمہ: "میں ان تمام لوگوں کے لئے رسول ہوں جو میرے زمانہ میں موجود ہیں اور جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔"

اس رسالت عامہ ہی کا دوسرا رخ ختم نبوت ہے، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون۔" (مسلم:۱۱۹۷)

ترجمہ: "میں تمام مخلوق کی جانب رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، مجھ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔"

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عامہ، آپ کی وہ خصوصیت ہے جس کا ماننا اسی طرح ضروری ہے، جس طرح حضور کی رسالت تسلیم کرنا ذریعہ نجات ہے، نہ اس کے بغیر ایمان حاصل ہو سکتا

ہے نہ رسالت کو تسلیم کئے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل ہوسکتا ہے اور اسی عموم رسالت کا یہ پہلو بھی ایمانیات کا جزو ہے کہ حضورؐ اس امت کے رسول ہیں اور یہ امت حضور ہی کے لئے مخصوص ہے، جس طرح آپ کو دوسرے تمام سابق انبیاء کے ساتھ رسول اللہ ماننا شرط لازم ہے، اسی طرح اس بات پر ایمان لانا بھی ابدی ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں کیا گیا اور نہ آئندہ کیا جائے گا۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضور سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا:

''یا رسول اللہ! میں بنو قریظہ میں سے ایک بھائی کے ہاں سے گزرا، انہوں نے توراۃ میں سے کچھ جامع انداز کے کلمات لکھ کر مجھے دیئے تاکہ میں انہیں آپ کی خدمت میں پیش کروں۔''

واقعہ کے راوی عبداللہ بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ جونہی فاروق اعظمؓ نے توراۃ کے ان اوراق کو حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا:

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا اور آپؐ نے فرمایا: اس خدا کی قسم! جس کے قبضہ و تصرف میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اگر آج موسیٰ بنفس نفیس تم میں آموجود ہوں اور تم ان کی پیروی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ امتوں میں سے تم میرا حصہ ہو اور انبیاء میں سے میں تمہارا حصہ ہوں۔''

(رواہ احمد، ۱۸۸۳)

اس واقعہ سے چند حقائق منکشف ہوتے ہیں:

اول: حضور سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد نہ صرف یہ کہ کسی جھوٹے نبی کو ماننا، اسلامی وحدت کو چیلنج اور اسلامی غیرت کے بھڑکانے کا ذریعہ ہے، بلکہ یہ بات بھی شان رسالت کی توہین کے مترادف ہے کہ حضورؐ کے بعد کسی سابق سچے نبی کی منسوخ کتاب کو خصوصی اہمیت دی جائے۔

دوم: صرف یہی بات عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف نہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی متنبی کو نبی تسلیم کرلیا جائے یا کسی ایسے شخص کے دعویٰ نبوت کو مان لیا جائے جو حضور ﷺ کے خلاف اپنے آپ کو ''صاحب شریعت'' نبی کہتا ہو، بلکہ تنہا یہ بات بھی ارتداد کے لئے کافی ہے کہ حضور ﷺ کو واجب الاطاعت رسول ماننے کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے شخص کو نبی تسلیم کرلیا جائے۔

سوم: تیسرا اور اہم ترین نتیجہ اس واقعہ سے یہ سامنے آتا ہے کہ ختم نبوت ایک عقیدہ ہی نہیں، ایمانی غیرت اور ملی حمیت کا بھی مسئلہ ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے جونہی حضرت فاروق اعظمؓ سے یہ سنا کہ میں توراۃ کے چند صفحات آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا، ناراضگی اور خفگی کا اظہار فرمایا، اور یہ اس حد تک کہ ایک دوسری روایت کے مطابق سیدنا صدیق اکبرؓ نے فاروق اعظم سے فرمایا: عمر! تمہاری ماں تمہیں گم پائے، تم ''توراۃ'' کی عبارت پڑھنے میں مصروف ہو ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھو کہ حضور ﷺ کے چہرۂ انور پر کس قدر خفگی ہے؟

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو کانپ اٹھے اور بصد اضطراب پکارنے لگے:

''اعوذ باللّٰہ من غضب اللّٰہ وغضب رسولہ۔'' (مسلم:۳۶،۲۷)

ترجمہ: ''میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے۔''

سچ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے دل میں ایمان کی کوئی رمق موجود ہے تو جونہی کسی جانب سے عقیدۂ ختم نبوت کو نقصان پہنچانے والی کوئی حرکت کی جائے گی، ایمان کی یہ رمق شعلہ جوالا بن جائے گی اور اس کا اظہار بیان و تحریر ہی کی صورت میں نہیں، چہروں کے تغیر اور جذبات میں تلاطم کی صورت میں بھی رونما ہوگا، لیکن اگر کسی شخص کا حال یہ ہو کہ اس کے سامنے ختم نبوت کو چیلنج کیا جائے، اس اساس ایمانی کو متزلزل کرنے والی توتیں دندناتی پھریں اور یہ ٹس سے مس نہ ہو، تو یہ قطعی ثبوت ہے اس امر کا کہ اس کا دل ظلمت کدۂ کفر و جہالت ہے اور اس کے جذبات حرارت اسلامی سے محروم ہیں۔

ختم نبوت کے بارے میں حضور سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت کہ سیدنا فاروق اعظمؓ جیسے انسان کے توراۃ کے چند اوراق پڑھنے پر آپ کا چہرہ انور متغیر ہوگیا اور متنبہ فرمایا کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام آجائیں اور ان کی اتباع کرلو تو تم راہِ حق سے بھٹک جاؤ گے اور نجات کے دروازے تم پر بند ہوجائیں گے، اس کی ایک وجہ تو وہی ہے جو خود حضور علیہ السلام نے اسی موقع پر ارشاد فرمائی اور وہ یہ کہ:

''میں انبیاء میں سے تمہارا حصہ ہوں اور تم امتوں میں سے میرا حصہ ہو۔'' اب اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی عہد حاضر کا نبی مانتا ہے تو وہ ان دونوں حقیقتوں کو جھٹلاتا ہے، نہ تو وہ انبیاء میں سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حصہ مانتا ہے اور نہ خود حضورؐ کا بنتا ہے اور یہ بات کسی صاحب ایمان سے مخفی نہیں کہ:

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اس کی مزید وضاحت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے فرمائی:

''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور

تمہارے بعد کوئی امت نہیں، تو لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازوں کو قائم کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوسکو گے۔" (طبرانی ۸،۳۳۷)

اس ارشاد میں یہ حقیقت کبریٰ بیان فرمائی گئی ہے کہ امت کی اساس نبوت ہے، اگر نبوت کی بنیاد منہدم ہوجائے تو امت کا وجود ناپید ہوجائے گا۔

امت کی اساس الوہیت نہیں، نبوت ہے:

یہاں اس امر کی وضاحت اشد ضروری ہے کہ جہاں تک الوہیت کا تعلق ہے، یہ امت کی اساس نہیں ہے، یہودی، عیسائی بلکہ ہندو آتش پرست اور دوسرے وہ تمام عناصر جو کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں، وہ اساس الوہیت میں مشترک ہ... نے کے باوجود مختلف امتوں میں منقسم ہیں اور کوئی بھی مذہبی گروہ یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ عیسائی، یہودی، مسلمان ہندو، زرتشتی، خدا کو ماننے کی بنا پر ایک امت ہیں۔

اس کے برعکس دینی اعتبار سے یہ حقیقت بھی امتوں میں تسلیم شدہ حقیقت کی حیثیت رکھتی ہے کہ "نبوت" کی اساس پر امت قائم ہوتی ہے اور اسی "نبوت" کے سلسلے میں تبدیلی عقیدہ سے، امت کی تبدیلی معرض وجود میں آجاتی ہے، مثلاً ایک شخص صبح کے وقت یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ تھے مگر آپ کے بعد حضرت عیسیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نبی اللہ نہیں مانتا، اسے بلااختلاف یہودی کہا جائے گا اور باوجودیکہ عیسائی اور مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبی اللہ تسلیم کرتے ہیں، ان تینوں کو ایک امت شمار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ جس نے ایک کے بعد دوسرے کو نبی تسلیم کیا، وہ اس آخری نبی کی امت کہلائے گا، جیسے یہی یہودی، اگر صبح کے بعد دوپہر کو یہ تسلیم کرلے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ، نبی اللہ تھے تو وہ عیسائی کہلائے گا اور اگر سہ پہر کے وقت حضور خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم کو رسول برحق مان لے تو وہ امت مسلمہ کا فرد شمار ہوگا... اور اگر خدانخواستہ وہ سرِ شام، مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، بہاء اللہ ایرانی، مرزا غلام احمد قادیانی، شیخ محمد اسماعیل لندنی یا کسی دوسرے شخص کو نبی تسلیم کرلے تو وہ امت مسلمہ سے خارج اور اس نبی کی امت میں شامل تصور کیا جائے گا، جس پر وہ آخر میں ایمان لایا۔

امت کا یہ تصور جیسا کہ عرض کیا گیا، تمام مذہبی دنیا میں مسلمہ اصول کی حیثیت سے رائج ہے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا:

"اللہ ذوالجلال نے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود پر مجتمع فرمایا اور انہیں ایک ایسی امت کی حیثیت دی جو امت وسطیٰ بھی ہے اور قیامت تک باقی رہنے والی بھی۔"

(کنزالعمال ص:۱۴۲، ص:۳)

خدائے ذوالجلال والاکرام کے ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے اور اس امت کی اساس وحدت (ختم نبوت) کو قوی سے قوی تر بنانے کا اہتمام اس حد تک رہا کہ وہ تمام مواقع، جو اس امت کی تکمیل و ترتیب اور نظری و عملی استحکام کے لئے مختص تھے اور جو اسلام و امت مسلمہ کے ارتقاء میں اہم مراحل کی حیثیت رکھتے تھے، ان سب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی اور اس امت کے آخری امت ہونے کے فیصلے کا اعادہ فرمایا گیا۔

یہ مواقع جیسا کہ اہل نظر کو معلوم ہے، تین ہیں:

(۱) لیلۃ المعراج، (۲) ہجرت، (۳) حجۃ الوداع۔

ان ہر سہ مواقع پر اعلان فرمایا گیا: "نہ میرے بعد کوئی نبی مبعوث ہوگا، نہ تمہارے بعد کوئی امت معرض وجود میں آئے گی۔"

اور مزید یہ کہ قیامت کے ہولناک ماحول میں "شفاعت کبریٰ" کی استدعا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب خاتم النبیین ہی کے توسل سے ہوگی۔

بالفاظ دیگر، اگر یہ نظریہ قبول کرلیا جائے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کے بعد کسی دوسرے شخص کو "نبی اللہ" کی حیثیت سے تسلیم کرنے والا شخص بھی امت مسلمہ میں شامل ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ نہ تو امت بننے کی اساس، نبوت ہے اور نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اس امت کے لئے مخصوص ہے اور نہ امت حضور کے لئے مختص۔ اس بحث سے دوسری حقیقت یہ بھی سامنے آتی ہے کہ جو شخص حضور خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد کسی نئے نبی کو مانتا ہے، وہ:

الف: اس دنیا میں، اسی طرح، امت مسلمہ سے خارج ہوگیا جس طرح ایک یہودی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرکے دائرہ یہودیت سے خارج ہوا اور عیسائی شمار کیا جانے لگا۔

ب: چونکہ حضور علیہ السلام، سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں، آپ کے بعد کوئی شخص خلعت نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا، لہٰذا ہر وہ شخص جو حضورؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت پر ایمان لاتا ہے، اس کا رشتہ انبیائے صادقین اور ان کے امام و قائد خاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم سے کٹ جاتا ہے اور قیامت کے دن جب تمام اہل ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے "خاتم النبیین" ہونے کے وسیلہ سے شفاعت کی درخواست کریں گے یہ بدبخت آپ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

(جاری ہے)

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

حیات و خدمات

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا سعید احمد جلال پوریؒ جنوبی پنجاب کے پسماندہ علاقہ جلال پور پیر والا کے مضافاتی قصبہ نور جہ بھٹہ میں ۱۹۵۶ء پیدا ہوئے۔

آپ کے والد محترم جام شوق محمد قدوۃ السالکین، ولی کامل حضرت اقدس سیدنا مولانا محمد عبداللہ بہلوی نوراللہ مرقدہ کے مریدین و مسترشدین حضرت حافظ محمد موسیٰ نقشبندیؒ کے خلفا میں سے تھے، بچپن سے ہی اللہ کا ذکر رگ و ریشہ جاری و میں ساری تھا۔

ابتدائی تعلیم:

گھر کے قریب مولانا عطاء الرحمن اور مولانا غلام فرید سے حاصل کی۔ جامعہ انواریہ طاہر والی، امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ اوران کے زیر سایہ منطق کے بہت بڑے عالم مولانا محمد منظور نعمانیؒ سے جامعہ انواریہ طاہر والی سے علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم حاصل کی۔

ظاہر پیر میں جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ سے کچھ عرصہ پڑھتے رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا سال ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان میں گزارا۔ ۱۹۷۶ء میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکیؒ، مولانا سید مصباح اللہ شاہؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ، مولانا فضل محمد سواتیؒ جیسی نابغہ روزگار شخصیات سے کسب فیض کیا۔ ۱۹۷۷ء میں علوم اسلامیہ کی آخری ڈگری دورۂ حدیث شریف کی سند جامعہ بنوری ٹاؤن سے حاصل کی۔ کراچی بورڈ سے میٹرک اور ایف اے کا امتحان پاس کیا۔

کراچی میں آکر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔ حضرت کے مرید و معاون کی حیثیت سے حضرت والا کے ساتھ رہ کر ان کے رنگ میں رنگے گئے۔ حضرت لدھیانویؒ جامعہ بنوری ٹاؤن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد باب رحمت میں منتقل ہوگئے تو مولانا جلال پوریؒ نے بھی اپنے شیخ کے ساتھ دفتر ڈیرے ڈال دیئے۔ حضرت لدھیانویؒ کے بعد یکے بعد دیگرے مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید کردیئے گئے تو مولانا جلال پوریؒ مجلس کراچی کے امیر اور دفتر کے انچارج بنادیئے گئے۔

موصوف اپنے شیخ کی طرح بیک وقت تقریر و تحریر کے دھنی تھے، اس طرح محسوس ہوتا تھا کہ شیخ کی نسبت ان کی طرف منتقل ہوگئی۔ صرف شیخ لدھیانویؒ کی نسبت کا انتقال ہی نہیں ہوا بلکہ مفتی محمد جمیل خانؒ کے تمام شعبہ جات بھی ان کی طرف منتقل ہوگئے، آپ بیک وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر، ماہنامہ بینات کراچی کے ایڈیٹر، اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے زعیم، کئی ایک دینی اداروں کے سرپرست بنادیئے گئے، کراچی شہر کی کئی ایک مساجد میں ان کے اصلاحی درس ہونے لگے، ٹیلی فون کے ذریعہ اور بالمشافہ درجنوں لوگ اپنے دینی مسائل کا حل ان سے پوچھتے اور وہ لوگوں کے ٹیڑھے میڑھے سوالوں کے جوابات خندہ پیشانی سے دیتے۔ حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے جو جو کام شروع کیے ہوئے تھے، سب کام اپنی نگرانی میں لے لئے۔ حضرتؒ کا شعبہ تصنیف وتالیف، آپ کے مسائل اوران کا حل جو دس جلدوں میں شائع ہوئی کی تخریج شروع کی، حضرت لدھیانویؒ کے اصلاحی خطبات کی ترتیب وتدوین اور تخریج حضرت کے قائم کردہ مکتبہ لدھیانوی کی نگرانی و سرپرستی، روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ میں ''آپ کے مسائل اوران کا حل'' کے عنوان سے کالم نگاری، نئے نئے فتنوں کا توڑ اور رد، ہفت روزہ ختم نبوت کا اداریہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر مرتب فرماتے، کمپوزنگ کرواکر طباعت کی نگرانی فرماتے، مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کے قائم کردہ حج گروپ کی نگرانی و سرپرستی اور ہر سال سفر حج کی سعادت، اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے نظام کی نگرانی و سرپرستی۔

زید حامد کا فتنہ اوراس کا تعاقب:

گزشتہ صدی کی آخری دہائی میں یوسف علی نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، کراچی میں ابوبکر محمد علی کے گھر کے ایک کمرہ کو غار حرا قرار دیا اور لاہور کی مسجد بیت الرضا میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے

خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"یہ اجتماع بہت مبارک ہے کہ آج کم ازکم یہاں اس محفل میں ۱۰۰ اصحاب موجود ہیں، اور ان میں دو کا تعارف بحیثیت صحابی کرایا۔ ان میں ایک کا نام زید زمان تھا (جو آج کل زید حامد کے نام سے مختلف تعلیمی اداروں اور مختلف ٹی وی چینلز پر لیکچر دیتا ہے) اسے کذاب نے بلاکر بحیثیت صحابی کے تعارف کرایا اور کہا کہ ہم نے انہیں حقیقت عطا کردی ہے۔"

اس پروگرام کی ویڈیو اور آڈیو تیار ہوئی، جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے دفتر میں راقم الحروف کے پاس پہنچی۔ راقم الحروف نے ویڈیو دیکھیں اور آڈیو سنیں اور مختلف مسالک کے علماء کرام سے مشاورت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت کی ہدایت پر ایس ایس پی لاہور کو مقدمہ درج کرنے کی درخواست دی، موصوف نے قانونی رائے طلب کرنے کے لئے لیگل ڈی ایس پی کو مارک کی، ڈی ایس پی نے قانونی رائے دی کہ درج ذیل دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف آئی آر درج ہوسکتی ہے۔ چنانچہ دفعہ نمبر ۲۹۵۔اے سی، دفعہ نمبر ۲۹۸۔اے، دفعہ ۵۰۵۔الف، دفعہ نمبر ۴۲۰،۵۰۸، ۴۰۶ پی پی سی اور حدود آرڈی نینس نمبر VII مجریہ ۱۹۷۹ء کی زنا سے متعلق دفعہ نمبر ۱۰ کے تحت تھانہ ملت پارک لاہور میں ایف آئی آر نمبر ۹۷/۹۷ مورخہ ۲۹/ مارچ ۱۹۹۷ء کو درج ہوئی۔ جج نے کیس کی مکمل سماعت کے بعد سزائے موت کا فیصلہ سنایا۔ نیز سیشن جج صاحب نے لکھا:

"۲۔ ملزم کو مجرم قرار دے کر سزائے موت اور پانچ ہزار روپے کے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے، عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید چھ ماہ قید ہوگی، اسے گردن میں پھندا ڈال کر اس وقت تک لٹکایا جائے، جب تک وہ مرنہ جائے، یہ سزا لاہور ہائی کورٹ کی توثیق کے تابع ہے، نیز کورٹ نے مختلف دفعات کے تحت دیگر سزائیں سنائیں، یہ فیصلہ ۵/ اگست ۲۰۰۰ء کو سنایا گیا۔"

اس تمام کیس کی سماعت کے دوران زید زمان عرف زید حامد عدالت میں کذاب کے ساتھ پیش ہوتا رہا، فیصلہ کے بعد اس کی رہائی کے لئے سرگرداں رہا، جیل میں ایک نوجوان نے اس کا قصہ تمام کردیا، اور اسے اسلام آباد میں مسلمانوں کے سب سے بڑے قبرستان H-8 میں دفن کردیا گیا، علماء کرام کے احتجاج پر اس کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا گیا اور اسے غالباً عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کردیا گیا تو زید حامد پس منظر میں چلا گیا۔ ابھی چند ماہ سے اس نے پر پرزے نکالنے شروع کئے تو مولانا جلال پوریؒ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور اس کے خلاف "راہبر کے روپ میں راہزن" نامی پمفلٹ لکھا اور اسے کتابی شکل میں شائع کردیا، جس کی تقسیم کے بعد زید حامد کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اور مولانا کو میسج اور دھمکی آمیز فون آنے لگے۔

زید حامد کے گروپ کی طرف سے دھمکی آمیز فون:

مولانا جلال پوری کے احتساب پر زید حامد اور اس کے پیروکار تڑپ اٹھے تو زید حامد کے فون نمبر 0321-5181388 اور اس کے قریبی ساتھی ڈاکٹر حماد یا عمار کے فون نمبر 0321-5001378 سے دھمکی آمیز فون آنے لگے۔ مولانا جلال پوریؒ اور ان کے قریبی ساتھی مفتی فخر الزمان نے اس کا تذکرہ اپنے ساتھیوں سے بھی کیا، آخری بار انہوں نے مولانا کو مباہلے کا چیلنج بھی دیا۔ ڈاکٹر نے دھمکی آمیز لہجہ میں کہا:

"میں اٹک سے بول رہا ہوں، آپ زید حامد کو تنگ کرنا چھوڑ دیں یا ان کے ساتھ مباہلہ کریں۔ اگر وہ جھوٹا نکلا تو ہم اس کو گولی ماردیں گے اور اگر آپ جھوٹے نکلے تو آپ کو سر پر گولی ماردیں گے۔"

اسی طرح مختلف اوقات میں انہیں دھمکیاں ملتی رہیں، لیکن اس مرد قلندر نے اپنا کام نہ چھوڑا وہ سمجھتے تھے کہ ہماری موت ہماری زندگی کی محافظ ہے، قبل از وقت دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہیں مار سکتی۔

۱۱/ مارچ کو بندہ پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کے تبلیغی پروگرام سے فارغ ہوکر گوجرانوالہ آرہا تھا تو مولانا جلال پوریؒ کا آخری فون آیا، مولانا نے فرمایا کہ بھائی زید حامد مناظرے اور مباہلے کے چیلنج دے رہا ہے۔ اسے قبول کرنا چاہئے یا بے لگام چھوڑ دینا چاہئے؟ بندہ نے عرض کیا ضرور قبول کرنا چاہئے تو مولانا نے ایک عبارت پڑھ کر سنائی کہ اشتہار کی صورت میں روزنامہ اسلام میں چھپوادیں بندہ نے کہا ضرور تو درج ذیل اشتہار روزنامہ اسلام ۱۴/ مارچ ۲۰۱۰ء کی تاریخ میں شائع ہوا:

زید حامد کو کھلا چیلنج

یوسف کذاب مدعی نبوت تھا، لاہور کی سیشن عدالت نے اس کی اپنی کیسٹوں، تحریروں اور گواہوں کی شہادت پر اس کو سزائے موت سنائی اور وہ جیل میں قتل ہوگیا۔

زید حامد چونکہ اس کا خلیفہ اور صحابی ہے، اس لئے وہ یوسف کذاب کو مظلوم اور سچا مسلمان مانتا ہے، ہم کہتے ہیں جس طرح یوسف کذاب جھوٹا تھا، اسی طرح زید حامد بھی اس کے عقائد ونظریات کا حامل ہونے کی بنا پر جھوٹا ہے۔ مگر زید حامد اب تک اس کا انکار کرتا آیا ہے، ہم

نے ڈیڑھ سال پہلے بھی اس کو چیلنج دیا تھا، آج پھر اس کو دہراتے ہیں کہ وہ جہاں چاہے ہم اس کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر اس نے ان عقائد سے توبہ نہ کی تو ہم اس کے خلاف بھی اسی طرح قانونی کارروائی کریں گے جس طرح یوسف کذاب کے خلاف کی تھی، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سے بچیں۔

مولانا اللہ وسایا

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا سعید احمد جلال پوری

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے انہیں وجوہات کی بنا پر زید حامد اور اس کے ساتھی حماد یا عمار کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی ہے اور تمام ثبوت فراہم کردیے ہیں، اب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مولانا کے نامزد قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے ان کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

مولانا جلال پوریؒ سے میری یہ آخری ٹیلی فونک ملاقات تھی، اسی شب گوجرانوالہ کے علاقہ گرجاکھ کی فاروقیہ مسجد میں ختم نبوت کانفرنس تھی کہ اس دوران بندہ کو کسی ساتھی نے مولانا کی شہادت کی خبر دی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا سے ذاتی و جماعتی تعلق:

مولانا سے جماعتی تعلق تو تھا ہی کہ مولانا مجلس کراچی کے امیر اور مرکزی شوریٰ کے رکن تھے۔ ہم علاقہ ہونے کی وجہ سے مولانا بہت شفقت فرماتے، مولانا جلال پوریؒ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کی شوریٰ کے رکن تھے، جب بھی تشریف لاتے تو بندہ کے مدرسہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے ضرور مشرف فرماتے، چنانچہ آج سے چھ سال قبل جامعہ فاروقیہ تشریف لے آئے تو بندہ نے چائے کی دعوت دی، تو مولانا نے قبول فرمائی اور جلال پور جاتے ہوئے چند منٹ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد بستی مشو میں ٹھہرے، بندہ نے عرض کیا کہ مدرسہ اور مسجد کی سنگ بنیاد آپ کے شیخ حضرت لدھیانویؒ نے رکھی اور فرمایا کہ مفتی محمد جمیل خانؒ کو مل لیں وہ کوئی انتظام کردیں گے، وہ انتظام نہ کرسکے تو شہید ہوگئے۔ دیکھئے اگر آپ نے انتظام نہ فرمایا تو شہادت کے لئے تیار رہیں۔ مولانا نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ شہادت بھی قبول ہے بلکہ سعادت ہے، لیکن مسجد کا انتظام ہوجائے گا تو مولانا نے دو لاکھ روپے بجھوادیے الحمدللہ! مسجد کی چھت بھی پڑگئی اور برآمدہ بھی چھت تک پہنچ گیا، پھر ایک مرتبہ وہاں سے گزر رہے تھے تو مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور فرمایا کہ برآمدہ کی چھت کیوں نہیں ڈلوائی؟ تو بندہ نے کہا کہ آپ کی نظر کرم کی منتظر ہے، ہنس کر فرمانے لگے کہ جس طرح اللہ پاک کو منظور ہوگا۔ بہرحال وقتاً فوقتاً فون کرکے خیر و عافیت معلوم فرماتے اور کوئی کام ہوتا تو اس کا بھی فرمادیتے، کبھی کبھی بندہ بھی خیر و عافیت معلوم کرلیتا۔

تصنیف و تالیف:

مولانا جلال پوریؒ نے قومی اخبارات، رسائل و جرائد میں فرق باطلہ کے خلاف بے شمار مضامین لکھے، نیز ان کے قلم سے کئی ضخیم کتابیں بھی معرض وجود میں آئیں۔

اصلاحی تعلق:

آپ نے اپنا اصلاحی تعلق مرشد العلماء، حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے قائم کیا۔ حضرتؒ کی وفات کے بعد آپ کراچی میں آ گئے اور حضرت لدھیانویؒ سے تعلق جوڑا اور حضرتؒ نے انہیں خلافت سے سرفراز فرمایا، امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے بھی خلافت عطا فرمائی۔ آخر میں آپ نے قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خان محمد مدظلہ کے دست حق پرست پر تجدید بیعت فرمائی۔ غرضیکہ مولانا جلال پوریؒ کی دلآویز یادیں مدتوں تازہ رہیں گی:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہم عہد کرتے ہیں کہ ان کے مشن کو انشاء اللہ العزیز زندہ و تابندہ رکھیں گے اور تحریر و تقریر کے ذریعے باطل کا تعاقب اور حق کا دفاع کرتے رہیں گے۔ اللہ پاک اس عہد پر عمل پیرا رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

☆☆.........☆☆

ایف آئی آر میں نامزد ملزمان کو گرفتار کرکے جوڈیشل انکوائری کروائی جائے

کراچی (پ ر) ختم نبوت لائرفورم کے وکلا منظور احمد میو راجپوت، شمشیر عباسی، خالد نواز مروت، محمد یوسف، اعجاز خٹک اور احسن بدر نے مشترکہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مفتی سعید احمد جلال پوری شہید اور ان کے رفقاء کے قتل کی FIR میں نامزد ملزمان زید حامد اور عمار کو فوراً گرفتار کیا جائے اور مقدمے کی جوڈیشل انکوائری کرائی جائے، جو ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل ہو، حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں ملزم کا نام ڈالا جائے اور اس کے خلاف مزید مقدمہ درج کیا جائے۔ جس میں ملزم نے علماء کرام کو کافر اور جھوٹا کہا ہے۔ لہٰذا ملزم کے اخبارات میں بیان کافی نہیں ہے۔ FIR درج ہونے کے بعد تفتیشی افسران کو کافی ثبوت دیے ہیں جو تحریری طور پر موجود ہیں۔ ملزم اپنی صفائی کے لئے عدالت سے رجوع کرے۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مولانا شعیب فردوس

عجب قیامت کا حادثہ ہے، زبانیں گنگ ہیں، قرطاس وقلم اجنبی ہیں، دل ودماغ معقول ہیں کہ آخر لکھیں تو کیا لکھیں اور بولیں تو کیا بولیں؟ یہ اٹل حقیقت ہے کہ موت سے کسی کو رستگاری نہیں، اس جہان فانی سے ہر ذی روح کو ایک نہ ایک دن کوچ کرنا ہے، لیکن جانے والوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب وہ جاتے ہیں تو ملت کا صبر وسکون بھی ساتھ لے جاتے ہیں، کیونکہ یہی تو وہ لوگ ہوتے ہیں کہ زندگی جن کے نقش پا سے راستے ڈھونڈتی ہے اور قومیں ان کے نور سے روشنی پاتی ہیں، جن کی شخصیت قافلۂ ہستی کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے، یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں کہ جب وہ اس دنیا میں آتے ہیں تو ''ربنا اللہ'' کی صدا لگاتے ہیں، اس کے بعد ''ثم استقاموا'' کا مصداق بن جاتے ہیں، ''اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول'' کو کامیابی کا معیار سمجھتے ہیں، حب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں رضائے خداوندی کو تلاش کرتے ہیں اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو اس حال میں کہ آسمان کے فرشتے بھی ان پر رشک کرتے ہوئے: ''یا ایتھا النفس المطمئنۃ'' کی صدائے مرحبا لگاتے ہوئے انہیں ''ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ'' کا مژدہ سناتے ہیں۔

۱۱/ مارچ ۲۰۱۰ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی اپنے صاحبزادے اور دو رفقاء سمیت المناک شہادت سے نہ صرف یہ کہ لاکھوں قلوب محزون ومغموم ہوئے بلکہ اس سانحہ نے ماضی قریب میں رونما ہونے والے چند اور سانحات کی یاد بھی تازہ کردی، گزشتہ چند سالوں سے اس طرح کے سانحات اس قدر تیزی اور تواتر سے رونما ہورہے ہیں کہ ابھی پہلے آنسو خشک نہیں ہونے پاتے کہ نیا حادثہ رونما ہوجاتا ہے۔

یہ ۱۳/ صفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۸/ مئی ۲۰۰۰ء جمعرات ہی کا دن تھا جب جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ الحدیث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کو شہید کیا گیا۔ حضرت کی شخصیت ایسی بے ضرر اور پاکباز تھی کہ شرافت کو ان پر ناز تھا۔ حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے درس وتدریس، تعلیم وتعلم، دعوت وتبلیغ، تصنیف وتالیف، رد قادیانیت وتردید فرق باطلہ، جہاد کی ترویج واشاعت، غرض ہر شعبے میں مدبرانہ راہنمائی فرمائی۔ ہر قسم کے سیاسی سرگرمیوں اور فرقہ وارانہ عصبیت سے کوسوں دور آپ صلح وآشتی اور امن واخوت کے پیکر انتہائی مرنجان ومرنج شخصیت کے مالک تھے۔

ابھی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے حادثہ فاجعہ کا غم تازہ ہی تھا کہ ۳۰/ مئی ۲۰۰۴ء کو ایک اور گل سربستہ اور لعل بے بہا، عالم اسلام کے بطل جلیل، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے شیخ الحدیث، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم (کندیاں شریف) کے ترجمان حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کو خاک وخون میں نہلا دیا گیا۔ حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کی دینی وملی خدمات اس قدر ہیں کہ قلم وقرطاس ان کو احاطہ تحریر میں لانے سے عاجز ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں علماء کرام کی مظلومانہ شہادتوں کا سلسلہ حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کی شہادت پر بھی نہ رکا بلکہ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ سمیت بہت سے دیگر علماء کرام اسی راستے سے راہیٔ خلد بریں ہوئے۔

اور اب حال ہی میں حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ بھی اسی درندگی کا شکار ہوگئے۔ بلاشبہ انہوں نے شہید ہوکر ایسی زندگی حاصل کرلی جو بظاہر موت ہے، مگر اس میں قوم کی حیات ہے، وہ اس شان سے دنیا سے رخصت ہوئے کہ رہ جانے والے ان پر رشک کررہے ہیں، اپنے شیخ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کی طرح مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کا اوڑھنا بچھونا مسلمانوں کے مفادات اور ان کے دین ایمان کا تحفظ تھا، وہ اپنے شیخ حضرت لدھیانویؒ ہی کے مطلب کی کہہ رہے تھے اور انہی کی

محفل سنوار رہے تھے۔ ان کے قلم کی ہر جنبش علم وعمل کی ترقی، اسلام کی سربلندی عقیدہ ختم نبوت وتحفظ ناموس رسالت کے بیان میں صرف ہوئی، انہوں نے ملکی وقومی اخبارات میں رد قادیانیت اور تردید فرق باطلہ کے موضوع پر بے شمار مقالات ومضامین لکھے۔

انہوں نے اپنے قلم کے ذریعے اس دور کے نمرودوں اور فرعونوں کے خلاف آواز ابراہیمی و موسوی کو بلند کیا۔

بلاشبہ تحریک ختم نبوت کوئی معمولی اور تار عنکبوت کی طرح کوئی کمزور تحریک نہیں۔ یہ وہ مضبوط، تن آور اور سایہ دار درخت ہے جس کی آبیاری سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ جیسے اکابرین ملت اور عاشقان رسالت نے کی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی اور حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری (رحمہم اللہ تعالیٰ) جیسے جلیل القدر علماء کرام نے اپنے مقدس خون سے اس شجر کو سینچا اور اس کی جڑیں شمع ختم نبوت کے پروانوں کے دلوں میں ہیں۔

اگر علماء حق کے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ وہ انہیں راستے سے ہٹا کر اور شہید کر کے چراغ محمدی کو بجھانے میں کامیاب ہوجائیں گے تو نہ صرف یہ کہ وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں، بلکہ وہ اپنے ناپاک ارادوں میں ہرگز کامیاب نہ ہوسکیں گے، اس لئے کہ محمدی چراغ تو وہ روشن چراغ ہے جو تاقیام قیامت اپنی مکمل آب و تاب کے ساتھ روشن رہے گا، نیز اسے پھونکوں سے ہرگز بجھایا نہ جاسکے گا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حکومت پاکستان کو پوری دنیا سے نام نہاد دہشت گردی کو ختم کرنے کی تو فکر ہے لیکن اپنے ہی ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی ان کارروائیوں، جن میں معصوم و بے گناہ علماء کرام کو جو ملک وملت کے لئے گنج ہائے گراں مایہ کی حیثیت رکھتے ہیں شہید کیا جارہا ہے، ان کی روک تھام سے اسے کوئی غرض نہیں۔ آخر کوئی تو ان بدمست ارباب اقتدار سے پوچھے کہ ایسے دین دوست، انسانیت پرور اور ملک وملت کے خیرخواہوں کا یہی صلہ ہے کہ انہیں اس بے دردی سے گولیوں سے بھون دیا جائے اور سفاک قاتل نہایت جرأت و ڈھٹائی سے فرار ہوجائیں؟؟

☆☆............☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس اور اہم فیصلے

لاہور (مولانا شجاع آبادی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کی صدارت میں خانقاہ سراجیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکزی نائب امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مفتی خالد محمود، قاضی احسان احمد، مولانا محمد یحییٰ مدنی (اعزازی) کراچی، مولانا عبدالواحد، مولانا انوار الحق، حاجی فیاض حسن سجاد کوئٹہ، قاضی عزیز الرحمن رحیم یار خان، حاجی سیف الرحمن بہاولپور، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، میاں خان محمد سرگانہ ملتان، مولانا عبدالمجید لدھیانوی کہروڑ پکا، صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ خلیل احمد خانقاہ سراجیہ، مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا نور الحق نور پشاور، مولانا عبدالرؤف اسلام آباد، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا عزیز الرحمن ثانی لاہور، قاری محمد یٰسین فیصل آباد، مولانا سید عبدالمجید شاہ ندیم راولپنڈی، حافظ نذیر احمد، حافظ محمد یوسف عثمانی گوجرانوالہ، محمد انور رانا کراچی، قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا محمد اسحاق بہاولپور، مولانا عزیز الرحمن کراچی (اعزازی) شریک ہوئے۔

اجلاس میں مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کے سانحہ قتل پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایف آئی آر میں نامزد قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز مولانا فیروز خانؒ ڈسکہ، حاجی بشیر احمد گوجرانوالہ، مولانا علی شیر حیدریؒ، مولانا عبدالغفور ندیمؒ سمیت شہداء اور وفات پانے والے علماء کرام، مجاہدین ختم نبوت کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

اجلاس میں گزشتہ سال کے مصارف کی منظوری دی گئی۔ اجلاس میں گزشتہ سال کے مصارف کی منظوری دی گئی اور آئندہ سال کے منصوبوں کی تکمیل بالخصوص چناب نگر میں تعمیرات کی اجازت دی گئی۔

اجلاس میں مولانا توصیف احمد کراچی، مولانا اسد اللہ سعید تھرپارکر، مولانا محمد یونس بدین، مولانا محمد اقبال میلسی کو ڈیرہ غازی خان اور مولانا خبیب احمد کو شعبہ تبلیغ میں رکھنے کی منظوری دی گئی۔ اجلاس میں مولانا عبدالرشید غازی کو فیصل آباد، قاضی عبدالخالق کو مظفر گڑھ تبدیل کردیا گیا۔ اجلاس میں ۴/ اپریل کو سیالکوٹ، ۱۱/ اپریل جھنگ، ۱۶/ اپریل ٹنڈو آدم، ۱۹/ اپریل بہاولپور، ۹/ مئی کو ایبٹ آباد میں عظیم الشان کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دوسری قسط

اسلام اور ازدواجی زندگی

مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی

نکاح کی تشہیر:

شریعت نے نکاح کی تشہیر کرنے کا حکم دیا ہے: ''افشوا النکاح بینکم''... نکاح کی تشہیر کرو... سنت یہ ہے کہ جمعہ کا دن ہو، جمعہ کے مجمع میں نکاح کرے یا کوئی اور بڑا مجمع ہو اس وقت نکاح کرے، دوستوں اور رشتہ داروں کو بلائیں تاکہ سب کے علم میں آجائے کہ آج کے بعد یہ لڑکا اور لڑکی اپنے نئے گھر کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

شادی شدہ کے لئے اجر زیادہ:

جب انسان شادی شدہ بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کا اجر بڑھا دیتے ہیں، سبحان اللہ! چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ جب انسان نکاح کر لیتا ہے، ازدواجی زندگی گزارتا ہے، اس کو ایک نماز ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ اکیس نماز کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں، ایسا کیوں؟ اس لئے کہ یہ انسان حقوق اللہ تو پہلے بھی ادا کر رہا تھا، اب حقوق العباد کو نبھاتے ہوئے حقوق اللہ پورے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کا ثواب بڑھا دیں گے، گویا نکاح کے بعد عبادت کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، سبحان اللہ! جب نکاح کیا جاتا ہے تو لڑکے والے لڑکی میں کچھ صفات دیکھتے ہیں اور لڑکی والے لڑکے کے اندر کچھ صفات دیکھتے ہیں آیئے ذرا ان کا جائزہ لیں۔

اچھی بیوی کون ہے؟

حدیث پاک میں آتا ہے کہ امام بخاریؒ ابوہریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں: ''تنکح المراۃ لاربع'' عورت سے چار وجوہات سے نکاح کیا جاتا ہے: مال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے کہ کوئی مال دار گھرانہ ہو تو لوگ نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں کہ چلو کاروبار ہی کروا دیں گے، جہیز میں کوئی گھر لے کر دیں گے فرمایا: ''ولحسبھا'' اس کے حسب و نسب کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں یعنی اونچے خاندان کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں، تیسری وجہ بیان فرمائی: ''ولدینھا'' اس کی نیکی اور دین داری کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے تو فرمایا کہ میں تمہیں اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دین کی بنیاد پر رشتوں کی تلاش کرو، جب بنیاد ہی کمزور ہوگی تو زندگی کیسے نبھے گی؟ جس نے فقط خوبصورتی کو دیکھا تو بتایئے شکل کی خوبصورتی کتنے دن رہتی ہے؟ یہ چند سال کی بات ہوتی ہے جوانی ہمیشہ تو نہیں رہتی، جس کی بنیادی کمزور ہوگی اس پر بننے والا گھر بھی کمزور ہوگا۔

''جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا''

نیکی اور شرافت ایسی چیز ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے تو اس بنیاد پر جو گھر بنے گا وہ ہمیشہ مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا تو نیکی اور دین داری کی بنیاد پر بیویوں کو تلاش کرو، اس لئے کہ خوبصورت عورت کا خاوند جب اسے دیکھتا ہے تو اس کی آنکھیں خوش ہوتی ہیں اور نیک سیرت عورت کا خاوند جب بھی اسے دیکھتا ہے تو اس کا دل خوش ہوا کرتا ہے تو آنکھوں کو خوش کرنے کی بجائے اپنے دلوں کو خوش کیا کرو۔

صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے:

''الدنیا متاع و خیر متاعھا المراۃ الصالحۃ''

ترجمہ: ''دنیا اک متاع ہے اور اس دنیا کی سب سے قیمتی متاع نیک بیوی ہے۔''

گویا اللہ تعالیٰ جسے نیک بیوی عطا کرے وہ سمجھے کہ مجھے دنیا کی بہت بڑی نعمت مل گئی، ''انما الاعمال بالنیات'' اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، جب نیت میں مال ہوگا تو آپ دیکھیں گے کہ جھگڑے کھڑے ہوں گے، نیت میں فقط حسن ہوگا، آپ دیکھیں گے جھگڑے ہوں گے، صرف حسب نسب کی وجہ سے نکاح ہوگا جھگڑے کھڑے ہوں گے تو شریعت نے اس بات کی تعلیم دی کہ نکاح کا مقصد یہ ہو کہ میں پاک بازی کی زندگی گزار سکوں، جب مقصد یہ ہوگا تو اس کی وجہ سے گھر آباد ہو جائیں گے۔

ابن ماجہ کی روایت ہے:

''اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد انسان جس چیز سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے: ''خیر لہ من زوجۃ صالحۃ'' وہ کوئی چیز نہیں مگر نیک بیوی'' ان امرھا اطاعتہ'' کہ اگر اسے کسی بات کا حکم دیا

جائے تو اس کی اطاعت کرے۔"وان نظر الیھا سرته" جب اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا جائے تو اس سے دل خوش ہونا چاہئے۔"وانا اقسم علیھا ابرته" اور اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ خاوند اس کے لئے قسم اٹھائے کہ بیوی اس کو پورا کرے گی تو اس کو پورا کردے۔"وان غاب عنھا نصحته فی نفسھا وماله" اور اگر وہ بیوی سے کچھ وقت کے لئے دور چلا جائے تو بیوی اس کے مال اور اپنی عزت و آبرو کے معاملے میں خیانت نہ کرے۔ یہ نیک بیوی کی صفات بتائی گئیں۔

دنیا کی بہترین عورت:

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بات چلی کہ دنیا کی عورتوں میں بہترین عورت کون سی ہے؟ کسی نے کوئی صفت بتائی اور کسی نے کوئی صفت بتائی، خیر بات چیت ہوتی رہی، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی کام سے تشریف لے گئے، سیدہ فاطمۃ الزہرا کو بتایا کہ محفل میں یہ تذکرہ ہو رہا ہے کہ دنیا کی بہترین عورت کون سی ہے؟ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا، سیدہ فاطمۃ الزہراؓ نے فرمایا: میں بتلاؤں کہ دنیا کی سب سے بہترین متاع کون سی ہے؟ فرمایا: ہاں! بتائیے فرمایا: دنیا کی سب سے بہترین متاع وہ عورت ہے جو نہ خود کسی غیر مرد کی طرف دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اس کی طرف دیکھ سکے۔ حضرت علیؓ محفل میں واپس تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! میری اہلیہ نے دنیا کی بہترین عورت کی پہچان بتائی کہ جو نہ خود کسی غیر محرم کو دیکھے نہ ہی کوئی غیر محرم اسے دیکھ سکے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"فاطمه بضعة منی"...فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے....

اچھی بیوی کی صفات:

اہل اللہ نے لکھا ہے کہ بیوی میں چار صفات ضرور ہونی چاہئیں، پہلی صفت اس کے چہرے پر حیا ہو، یہ بات بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ جس عورت کے چہرے پر حیاء ہو، اس کا دل بھی حیاء سے لبریز ہوگا، مثل مشہور ہے چہرہ انسان کے دل کا آئینہ ہوتا ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہے کہ مردوں میں بھی حیاء بہتر ہے مگر عورت میں بہترین ہے۔ دوسری صفت فرمائی جس کی زبان میں شیرینی ہو یعنی جو بولے تو کانوں میں رس گھولے، یہ نہ ہو کہ ہر وقت خاوند کو جلی کٹی سناتی رہے یا بچوں کو بات بات پر جھڑکتی رہے، تیسری صفت یہ کہ اس کے دل میں نیکی ہو، چوتھی صفت یہ کہ اس کے ہاتھ کام کاج میں مصروف رہیں، یہ خوبیاں جس عورت میں ہوں یقیناً وہ بہترین بیوی کی حیثیت سے زندگی گزار سکتی ہے۔

اچھے خاوند کی صفات:

آئیے کتاب و سنت کی روشنی میں خاوند کی صفات کا جائزہ لیں:

یہ بات ذہن میں رکھئے کہ اگر اپنی بیٹی کے لئے کوئی آدمی رشتہ ڈھونڈے تو اس کی دو مثالیں کافی ہیں، جو ہمیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں ملتی ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کے لئے کیسے داماد کو پسند کیا؟ ایک مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جو رشتہ میں قریبی تھے اور جرأت اور شجاعت میں ان کا ثانی نظر نہیں آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیر کا دل عطا کیا تھا، مشقت اٹھانے والا بدن تھا، ذمہ داریاں نبھانے والے انسان تھے، سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا کہ علوم کے بحر ناپید کنار تھے، تو معلوم ہوا کہ اپنی بیٹی کے لئے رشتہ ڈھونڈنا ہو تو اس سے بہتر مثال اور کوئی نہیں مل سکتی۔ دوسری مثال حضرت سیدنا عثمانؓ کی ہے اچھا کاروبار تھا، معاشرے میں عزت کا مقام تھا، اسلام لانے سے پہلے بھی، معاشرے کے معزز انسان سمجھے جاتے تھے، طبیعت میں نرمی تھی، اس قدر باحیاء تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"عثمان غنیؓ سے تو اللہ کے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں" بیٹی کے لئے رشتہ ڈھونڈنا ہو تو اللہ کے نبی نے ہمارے سامنے مثالیں پیش کردیں، اس سے بہتر مثالیں ہمیں دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتیں۔ خاوند کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تحمل مزاجی ہو، کیونکہ وہ گھر کا سربراہ ہے، جس ادارے کا سربراہ ہی بات بات پر بگڑ جائے تو اس کا مستقبل تباہی ہوگا۔ اس لئے ارشاد فرمایا گیا:"للرجال علیھن درجة" اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ عطا فرمایا یعنی ان کو گھر کا سربراہ بنایا، مرد کی مثال بادشاہ کی مانند ہے اور عورت کی مثال ملکہ کی مانند۔ لہٰذا مرد میں تحمل مزاجی اور بردباری کا ہونا انتہائی ضروری ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب یہ تحمل اور بردباری نہیں ہوتی تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوک جھونک ہوتی ہے، معمولی باتیں جیسے کھانے میں نمک کیوں کم ہے؟ یہ روٹی ٹھنڈی کیوں آگئی؟ گرم آنی چاہئے تھی، یہ فلاں کام ایسے کیوں ہوا؟ بیوی بے چاری گھر کا کام کاج کرکے تھکی پڑی ہو تو بھی تعریف کے کلمے زبان سے نہ نکلیں گے، مگر تنقید کی بات جہاں ہاتھ آگئی وہاں بیوی کی خیر نہیں، وہ مرد جن میں تحمل نہیں ہوتا ان کی ازدواجی زندگی کی گاڑی راستے میں کہیں نہ کہیں کھڑی ہو جاتی ہے، کسی ہلکی سی بات پہ میاں بیوی میں سردی گرمی ہوئی تو میاں نے فوراً طلاق، طلاق، طلاق کے گولے داغ دیئے۔ پچھلے سال کی بات ہے کہ فقیر سویڈن میں تھا، وہاں ایک فیملی میں طلاق ہوئی وجہ یہ تھی کہ خاوند کچن کے سنک میں آکر برش کیا کرتا تھا، بیوی اس کو منع کرتی تھی کہ جب باتھ روم کا واش بیسن ہے تو وہاں

برتن کیا کریں، اس نے کہا نہیں میں تو یہاں ہی کروں گا، لو اس بات پر میاں بیوی میں طلاق ہو گئی، جس نے سنا حیران ہوا، بہت جگ ہنسائی ہوئی، کاش کہ دونوں عقل سے کام لیتے۔

پار اترنے کے لئے تو خیر بالکل چاہئے
بیچ دریا ڈوبنا ہو تو بھی اک پل چاہئے

تحمل اور بردباری نہ ہو تو انسان کی زندگی کبھی بھی کامیاب نہیں گزر سکتی، جب گھر کے سب لوگ اکٹھے رہتے ہیں تو آپس میں جھگڑے ہو سکتے ہیں، کبھی بیٹا بیٹی ماں کی نافرمانی کر سکتے ہیں، کبھی ماں بچوں میں شکر رنجی ہو سکتی ہے، تو مسائل پیدا ہوں گے ان مسائل کو وہی حل کر سکتا ہے جو اپنے اندر تحمل مزاج رکھنے والا ہو۔

مرد کی دوسری بڑی صفت یہ ہے کہ وہ گھر کی ذمہ داریوں کو نبھانے میں نکھٹو اور کام چور نہیں ہونا چاہئے، دیکھئے ہمارے لئے اس سے بڑھ کر اور مثال کیا ہو سکتی ہے؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت کے نبی ہیں اور گھر کے کام کاج کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام وقت کے نبی ہیں سفر میں بیوی دردزہ کا شکار ہوئی تو فرمایا، بیٹھو میں ابھی جاتا ہوں آگ ڈھونڈنے کے لئے ''قال لاهله امكثوا انی آنست نارا ''میں تمہارے لئے کہیں نہ کہیں سے آگ ڈھونڈ لاؤں تاکہ تمہیں آرام ملے، اب دیکھئے کہ وقت کے نبی ہیں اور بیوی کی آسانی کے لئے آگ کے انگارے ڈھونڈتے پھرتے ہیں، یہ کتنی بڑی عبادت بتائی گئی جس میں اللہ تعالیٰ کے نبی مصروف ہیں۔ اس لئے گھر کا کوئی کام مرد کو کرنا پڑ جائے تو فرار اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ جس طرح چھوٹے چھوٹے پتھر مل کر پہاڑ بن جاتے ہیں اسی طرح چھوٹے چھوٹے مسائل اکٹھے ہو کر اختلافات کے پہاڑ بن جاتے ہیں دو دلوں کے درمیان دیوار کھڑی ہو جاتی ہے، نتیجہ گھر کی تباہی کی صورت میں سامنے آتا ہے، بعض مرتبہ پینتیس پینتیس سال کی ازدواجی زندگی طلاق کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

اگر مرد چاہتے ہیں کہ بیوی ہماری خدمت گزار بن کر رہے تو مرد کو بھی بیوی کی ضرورت پوری کرنا ہوں گی، یہ مساوات تب ہی بیلنس رہ سکتی ہے کہ مرد اپنی ذمہ داریوں کو نبھائے اور عورت اپنی ذمہ داریوں کو نبھائے۔ شریعت نے دونوں کے درمیان ایک میزان قرار دے دیا، میاں کے ذمہ ہے کہ وہ عورت کے حقوق ادا کرے اور عورت کے ذمہ ہے کہ وہ مرد کے حقوق ادا کرے۔ اس طرح دونوں پرسکون زندگی گزار سکیں گے، یہی ازدواجی زندگی کا مقصود ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''ومن ایٰته'' اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ: ''ان خلق لكم من انفسكم ازواجا '' کہ اس نے تمہارے لئے بیویاں بنا دیں ''لتسكنوا اليها'' تاکہ ان سے سکون حاصل کرسکو ''وجعل بينكم مودة ورحمة'' اور تمہارے درمیان مودت اور رحمت پیدا کر دی۔'' ان فی ذلک لایٰت لقوم يتفكرون ''سوچنے والوں کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں، اب قرآن مجید سے یہ ثابت ہوا کہ ازدواجی زندگی کا اصل مقصود پیار محبت سے رہنا اور پرسکون زندگی گزارنا ہے، سوچئے جب ہم خود ہی سکون کے پرخچے اڑانے والے بن جائیں گے تو پھر ازدواجی زندگی کیسے کامیاب ہو گی؟

اچھی اور کامیاب زندگی وہی ہے جس میں خاوند کو بھی سکون اور بیوی کو بھی سکون ہو، اگر دونوں میں سے کسی ایک کو بھی سکون نصیب نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کامیاب زندگی نہیں اور آج تو اللہ کی شان ایسا معاملہ بن گیا کہ شاید ہی کوئی خاوند ایسا ہو جو دن میں ایک بار بیوی کی قسمت کو نہ روئے اور شاید ہی کوئی بیوی ہو جو دن میں ایک بار اپنے خاوند کو نہ کوسے، یہ سب ہماری بے علمی کا نتیجہ ہے، ہم مقصد اصلی کو بھول گئے، ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑے کرنے بیٹھ جاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں کو انا اور آن کا مسئلہ بنا لیا کرتے ہیں، یہ غلط ہے، ہمیں ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔

ازدواجی زندگی کا حسین تصور:

قرآن پاک نے میاں بیوی کے بارے میں جو تصور دیا وہ آج تک کوئی دوسرا معاشرہ پیش نہیں کر سکا۔ قرآن پاک نے میاں بیوی کے بارے میں کہا: ''هن لباس لكم وانتم لباس لهن'' وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ لباس سے تشبیہ دینے میں دو حکمتیں ہیں، ایک یہ کہ لباس سے انسان کے جسم کو زینت ملتی ہے، لباس سے اس کے عیب چھپتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ انسان کے جسم کے سب سے زیادہ قریب اس کا لباس ہوتا ہے تو بیوی کو خاوند کے لئے لباس کہا اور خاوند کو بیوی کے لئے لباس کہا اب تم دونوں ایک دوسرے کے اتنا قریب ہو جتنا لباس ہوا کرتا ہے، اب بتائیے قرب کا اس سے بہتر تصور کوئی دوسرا پیش کر سکتا ہے۔ اللہ اکبر! روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اماں حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا، کیوں؟ سر سے اس لئے پیدا نہ کیا کہ سر پر نہ بٹھا لیں اور پاؤں سے اس لئے پیدا نہ کیا پاؤں کی جوتی نہ بنا لیں۔ پسلی سے اس لئے پیدا کیا کہ زندگی کا ساتھی سمجھتے ہوئے اپنے دل کے قریب رکھیں، قرآن پاک نے یہی نہیں کہا کہ تم زندگی گزارو، بلکہ فرمایا: ''وعاشروهن بالمعروف'' تم نے بیویوں کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی گزارنی ہے، مفسرین فرماتے ہیں یہ بیویوں پر اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تمہاری بیویوں کے لئے تمہارا پروردگار سفارش کر رہا ہے آج تم اس کی سفارش کا خیال رکھو گے تو کل وہ قیامت کے دن تمہاری بخشش کر دے گا۔ اللہ اکبر!

(جاری ہے)

مولانا شجاع آبادی کی ایک قادیانی سے علمی گفتگو

رپورٹ: مولانا محمد قاسم سیوطی

مورخہ ۱۰/ مارچ ۲۰۱۰ء کو مدنی مسجد پھالیہ منڈی بہاؤالدین میں ختم نبوت کانفرنس تھی تو مقامی رفقاء نے کہا کہ یہاں عنایت نامی ایک قادیانی تبلیغ کرتا ہے اور مناظرے کے چیلنج دیتا ہے، نیز کہتا ہے کہ کوئی عالم دین میرے سوالوں کے جوابات دے دے تو میں عین ممکن ہے کہ قادیانیت سے برأت کا اعلان کردوں، تو عبدالخالق اور دیگر حضرات نے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے درخواست کی کہ آپ اس سے گفتگو کرلیں عین ممکن ہے کہ اللہ پاک اسے ہدایت سے سرفراز کردیں۔

مولانا شجاع آبادی نے گفتگو کرنا منظور کرلیا تو ایک صاحب کے مکان پر اسے بلوایا گیا، قادیانی بصد مشکل آیا، تو مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان دسیوں مناظرے ہوچکے ہیں، جن میں احقاق حق و ابطال باطل ہوچکا، اگر مناظرہ کی بات ہو تو اس کی چنداں ضرورت نہیں اور اگر آپ کو کچھ اشکال ہوں اور اشکالات کا ازالہ مقصود ہو تو اس کے لئے ہم حاضر ہیں، تو شخص مذکور نے کہا کہ میں بھی مناظرہ کو جھگڑے سمجھانے میں رکاوٹ سمجھتا ہوں۔ تو مولانا نے حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر ہونے والے اپنے وعظ میں اپنی چالیس سالہ زندگی کو اپنی صداقت میں پیش فرمایا، جس سے معلوم ہوا کہ مدعی نبوت کو پرکھا اور دیکھا جانا چاہئے کہ اس کی زندگی سچ میں پروان چڑھی یا اس نے زندگی کے کسی موڑ پر جھوٹ بولا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مرزا قادیانی کو اس معیار پر پرکھتے ہیں تو مرزا قادیانی جھوٹا اور مکار ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس نے اپنی زندگی میں دسیوں جھوٹ بولے، جو جھوٹ بولے وہ اللہ کا نبی نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ مولانا نے مرزا قادیانی کی کتابوں میں سے ”مشت نمونہ از خروارے“ دو جھوٹ دکھادیے، جس پر قادیانی مذکور نے کہا کہ میں آپ سے زبانی گفتگو نہیں کرنا چاہتا، میرے چند سوالات کا آپ تحریری جواب دے دیں تو میں غور کروں گا۔ مولانا نے اپنے ساتھیوں کی تسلی کے لئے اس کے سوالات کے جوابات لکھ کردے دیے، جو یہ ہیں:

پہلا سوال:

امام مہدی علیہ الرضوان کے متعلق تھا کہ وہ کہاں پیدا ہوں گے؟ نیز حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے مقاصد کیا ہیں؟ تو مولانا شجاع آبادی نے لکھا:

امام مہدیؒ کا نام:

”امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔“

(ترمذی، ج:۲،ص:۴۷)

امام مہدیؒ اہل بیت میں سے ہوں گے:

”حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی۔“ (ترمذی، ج:۲،ص:۴۷)

امام مہدیؒ کے والد کا نام عبداللہ ہوگا:

”اسم ابیه باسم ابی۔“

(تہذیب التہذیب، ج:۵،ص:۱۸۱)

امام مہدیؒ تشریف لاکر زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے:

اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جس طرح وہ اس سے قبل ظلم سے بھری ہوگی۔

(ابوداؤد، ج:۲،ص:۵۸۸)

امام مہدیؒ کا حلیہ:

مہدی میری نسل میں سے ہوگا، اس کا چہرہ خوب نورانی، چمکدار اور ناک ستواں اور بلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ (سنن ابوداؤد، ج:۲،ص:۵۸۸)

امام مہدیؒ مدینہ سے مکہ تشریف لے جائیں گے:

ایک خلیفہ کی وفات کے وقت اختلاف ہوگا، تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ چلے جائیں گے، تو مکہ کے لوگ انہیں پہچان لیں گے، ان کے پاس آئیں گے اور انہیں باہر نکال کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت لیں گے۔

امام مہدیؒ سات سال تک رہیں گے، پھر ان کی موت واقع ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ (الخلیفة المہدی فی الاحادیث الصحیح، ص:۳۲)

حضرت مہدی حسنی النسل ہوں گے:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے فرمایا: میرا یہ بیٹا سید ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا تو اس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے مطابق ہوگا، سیرت و اخلاق میں وہ حضرت حسنؓ کے مشابہ ہوگا، شکل و صورت میں نہیں۔ (سنن ابوداؤد، ص:۵۸۹، ج:۲)

مزید امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق آپ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی تصنیف لطیف الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ، مندرجہ احتساب قادیانیت ج:۱۵، ص:۷ تا ۹۰ چالیس احادیث صحیحہ سے امام مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری ثابت کی گئی ہے۔

ان احادیث میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے بتلایا گیا کہ آنے والے مہدی کا نام محمد ہوگا، غلام احمد نہیں۔

مہدی کے والد کا نام عبداللہ ہوگا، غلام مرتضیٰ نہیں۔

وہ مدینہ طیبہ میں پیدا ہوں گے، قادیان میں نہیں۔

ان کے ہاتھ پر بیت اللہ شریف (خانہ کعبہ مکہ مکرمہ) میں بیعت ہوگی، قادیان میں نہیں۔

ان کی کل عمر ۴۹ سال ہوگی، کل سات سال خلیفہ رہیں گے، جبکہ مرزا صاحب کی عمر ۶۸ یا ۶۹ سال تھی اور وہ ساری زندگی محکوم رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ونزول

قرآن پاک کی نص قطعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کو بیان کررہی ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: "بل رفعه الله اليه" بلکہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی آسمان کی طرف اٹھالیا۔

قرآن پاک میں اللہ پاک کی نسبت آسمان کی طرف کی گئی، یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہیں، چنانچہ سورۂ ملک میں ہے: "ء امنتم من في السماء" یعنی تم اس ذات سے بے خوف ہوگئے جو آسمانوں میں ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے۔

"ام امنتم من في السماء ان يرسل عليكم حاصبا" سورۂ ملک میں دونوں جگہ "من في السماء" سے مراد اللہ تعالیٰ ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے: رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے کہا: "في السماء" یعنی آسمانوں میں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کردے۔

حدیث پاک میں ہے:

"عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل اخي عيسى بن مريم من السماء۔" (کنزالعمال، ج:۱۴، ص:۶۱۹)

ترجمہ: "میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔"

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے، اور زمین پر پینتالیس سال تک حکمران رہ کر انتقال فرمائیں گے اور ان کی قبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں بنائی جائے گی اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا، جبکہ مرزا صاحب میں مسیح ہونے کی ایک بھی علامت نہیں پائی جاتی مثلاً: آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ (علیہ السلام) ہے، جبکہ مرزا کا نام غلام احمد ہے۔

حضرت مسیحؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، جبکہ مرزا صاحب کا چوفت کا باپ تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام ۴۰ تا ۴۵ سال حکمرانی کریں گے، جبکہ مرزا قادیانی نے محکومی کی زندگی گزاری۔

حضرت مسیح علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دیں گے اور درود وسلام پڑھیں گے اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درود وسلام کا جواب دیں گے، جبکہ مرزا قادیانی کو مدینہ طیبہ کی ہوا تک نصیب نہ ہوئی۔

حضرت مسیح علیہ السلام سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پرانوار میں دفن ہوں گے، مرزا قادیانی قادیان میں دفن ہوا۔

مذکورہ بالا تقابل سے واضح ہوا کہ مرزا صاحب دعویٰ مسیحیت میں جھوٹے ہیں۔

دوسرا سوال:

ختم نبوت کا عقیدہ قرآن پاک سے ثابت ہے؟

جواب:

قرآن کریم کی ایک سو آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا، ظلی نہ بروزی، تشریعی نہ غیر تشریعی۔

آیت: "ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين"

خاتم النبیین میں دو قراءتیں خاتَم، خاتِم بالکسر بمعنی ختم کرنے والا اور خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین۔ جیسا کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو خاتم الاولاد کہتے ہیں یعنی آخر الاولاد، اور اگر خاتم النبیین کا معنی جس کی مہر سے نبی پیدا ہوں کریں تو خاتم الاولاد کا معنی ہوگا: جس کی مہر سے اولاد پیدا ہو، حالانکہ کوئی قادیانی خاتم الاولاد کا یہ ترجمہ نہیں کرتا۔

تیسرا سوال:

تیسرا سوال لفظ خاتم کے متعلق تھا۔

جواب:

درج ذیل ہے:

خاتم کا معنی، مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اس لئے کہا گیا ہے کہ آپؐ نے نبوت کو ختم کردیا، یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبوت تمام ہوگئی۔"

۲:صحاح جوہری میں ہے:

"خاتم تا کے زیر اور زبر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام کے ایک ہی معنی ہیں اور خواتیم جمع آئی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں، اور اسی معنی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔"

۳:لسان العرب میں ہے:

"خـاتـمهـم، خـاتـمهـم آخرهم، ومحمد صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء عليه وعليهم السلام." (ج۴،ص:۲۵)

"خاتم القوم، خاتم القوم بمعنی آخر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔"

چوتھا سوال:

دنیا میں عذاب کیوں آرہے ہیں؟

جواب:

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب آتے ہیں، چنانچہ تفصیل حسب ذیل ہے:

۱:......۲۳۴ھ میں سخت زلزلہ آیا، موصل شہر میں پچاس ہزار آدمی جاں بحق ہوئے۔

۲:......۲۴۰ھ میں خلاط اور ۲۴۵ میں مصر کے قریب ایک سخت آواز آسمان سے سنائی دی، جس سے بہت سی مخلوق کام آئی۔

۳:......۲۴۲ھ میں سخت زلزلہ آیا، جس سے بڑے بڑے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور زمین میں بڑے بڑے غار ہوگئے، جن میں آدمی چھپ جاتے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص:۲۹۰)

۴:......۵۲۴ھ میں ایک بادل اٹھا اور موصل میں پانی کی جگہ آگ برسی جس سے بہت سے مقامات اور گھر جل کر خاکستر ہوگئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص:۳۵۴)

☆☆..........☆☆

امت کے لئے عظیم سانحہ

مولانا عدنان گل بنوی

میرے محسن سیدی ومولائی، قافلہ عاشقان مصطفی کے علمبردار، اسلاف کی نشانی، سرمایہ اہل سنت، ترجمان مشن بنوریؒ حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی سعید روح کو یہ سعادت نصیب ہوئی جو اس کو اپنے اکابر حضرت لدھیانویؒ اور حضرت شامزیؒ کی جانشینی میں ملی تھی۔ حضرت مدت سے زبان اور قلم کے ذریعے اہل باطل کے خلاف برسر پیکار تھے اور قدرت نے بیک وقت خطابت اور کتابت کا عظیم ملکہ عطا کیا تھا۔ میں جامعہ بنوری ٹاؤن کے ترجمان ماہنامہ بینات کا صرف حضرت مولانا کے اداریے کی وجہ سے مطالعہ کرتا تھا، جس میں حضرت اہل باطل، گمراہ اور کوردماغ والے اسکالروں پر عجیب طرز اور مدلل طریقے سے حق کی تلوار چلاتے تھے۔

حضرت مولانا جلال پوریؒ اور ان کے رفقاء کی شہادت واقعتاً امت کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ اہل حق علماء دیوبند کے دائرے میں حضرت کی شہادت سے ایک بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے پسماندگان کو صبر جمیل اور ہم کو آپ کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

آخر میں حضرتؒ کے متعلق شورش کاشمیریؒ کے چند اشعار پیش کرنا چاہتا ہوں:

اک مسافر تھا کچھ دیر ٹھہرا یہاں
اپنی منزل کو آخر روانہ ہوا
بات کل کی ہے محسوس ہوتا ہے یوں
جیسے بچھڑے ہوئے اک زمانہ ہوا
زندگی سے خفا ہو کے وہ چل دیا
جیتے جی جو کسی سے خفا نہ ہوا
وہ جلوسوں کی صورت میں گزرا جہاں
انہی رستوں پہ اس کا جنازہ چلا
آگے آگے مسافر کی بارات تھی
پیچھے پیچھے تھا روتا زمانہ چلا
لوگ شورش کے کتنے وفادار تھے
آہ! کیسی وہ اس سے وفا کر گئے
عمر بھر جن سے اس کی رفاقت رہی
ڈھیروں مٹی کے نیچے دبا کر گئے
دوست آنسو بہاتے قبر تک گئے
ساتھ اس کے نہ کوئی روانہ ہوا

حیاتِ مستعار کی آخری تحریر

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

مکتوبِ سعودی عرب

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید ؒ کو سعودی عرب سے ڈاکٹر ارشد امجد نے ایک خط لکھا جس میں انہوں نے قادیانیوں کے ''مسلم ٹی وی'' کے لائیو پروگرام کے بارے میں بتاتے ہوئے اس کی ہفوات سے آگاہ کیا اور مسلم ممالک میں اس کی نشریات روکنے کے لئے سعودی حکام کو اس طرف متوجہ کرنے اور قادیانیوں کی ہرزہ سرائی کا دندان شکن جواب دینے کی درخواست کی۔ حضرت مولاناؒ نے اپنی شہادت کے روز اس کا جواب لکھا۔ گویا یہ خط حضرت شہید ؒ کی حیاتِ مستعار کی آخری تحریر ہے۔

محترم مولانا سعید صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں آپ کی توجہ جماعت احمدیہ کے لائیو ٹی وی پروگرام کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو یو۔کے سے ''مسلم ٹی وی'' پر عربی زبان میں نشر کیا جاتا ہے۔ ان عربی پروگراموں کے میزبان لائیو کالز وصول کرتے ہیں اور اپنے ''مذہب'' پر بحث کرتے ہیں۔ ان لائیو کالز کا اردو ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کیا جاتا ہے۔ ۷/مارچ کو رات ۱۱بجے اتفاقاً میں نے ان کا یہ پروگرام دیکھا اور ۸/مارچ کو بھی۔ مجھے یہ جان کر صدمہ ہوا کہ لائیو کالز بار بار سعودی عرب، کویت، مصر اور الجیریا سے موصول کی جارہی تھیں، مجھے شدید دکھ اس وقت ہوا جب سعودی عرب کے ایک شخص نے ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث شریف پڑھی اور ثابت کیا کہ ''مرزا'' پیغمبر تھا۔ دوسرے حضرات نے بھی ایسی حدیث بیان کی۔ بعض حضرات نے بیان کیا کہ ہمیں ''مرزا'' خواب میں دکھایا گیا اور بتایا گیا کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں۔ کویت سے تو ایک کالر نے یہاں تک کہہ دیا کہ: میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا اور پوچھا کہ آپ ہی پیغمبر محمد ہیں تو اس نے کہا کہ نہیں! میں تو مسیح (مرزا غلام احمد قادیانی) ہوں'' اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ: ''صرف احمدی ہی صراط مستقیم پر ہیں۔''

پروگرام کے میزبان نے ایک جاہل کالر سے بات کی، جس نے اپنے دعویٰ کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ: ''مسلم اسکالرز احمدیوں سے مناظرہ کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔'' میزبان نے کئی بار پیغمبر یعقوب علیہ السلام کا اسم گرامی عزت واحترام کے بغیر لیا۔

احمدی اب عرب ممالک بشمول سعودی عرب میں اپنے مذہب کی تبلیغ کررہے ہیں، یہ ہم سب کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے، میرے جیسے لوگ غصہ دکھا سکتے ہیں یا اپنا خون جلا سکتے ہیں، لیکن ان کے مناظرے کا علمی طور پر جواب نہیں دے سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علوم ومعارف، جرأت اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت سے نوازا ہے، میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان (احمدیوں) کو مناظرے میں منہ توڑ جواب دے کر تمام مسلمانوں کی سچائی کو ظاہر فرمائیں۔ آپ کی مخلصانہ کوششیں عرب ممالک میں ان کی سرگرمیاں روکنے کا سبب بنیں گی، میرے اور میرے اہل خانہ کے لئے دعا فرمائیں۔

والسلام

ڈاکٹر ارشد امجد، سعودی عرب

۹/مارچ ۲۰۱۰ء

جواب:

مخدوم مکرم جناب ڈاکٹر ارشد امجد صاحب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا قادیانی لائیو پروگرام سے متعلق فکر انگیز مکتوب موصول ہوا، اس کے مندرجات پڑھ کر جہاں قادیانی دسیسہ کاریوں پر فکر وتشویش ہوئی وہاں اس پر خوشی بھی ہوئی کہ آپ جیسے درد دل رکھنے والے حضرات اس فتنہ کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہیں، اور فکر مند ہیں کہ کس طرح امت مسلمہ کے دین وایمان کا تحفظ کیا جائے؟ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

میرے مخدوم! اس سے قبل بھی ایک آدھ شکایت موصول ہوئی تو ہم نے بحمداللہ سعودی فرمانروا جناب شاہ عبداللہ صاحب کو خطوط لکھے، اسی طرح اس کے وزیر مذہبی امور، اس کی وزارت اعلام اور رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری اور پاکستان میں سعودی سفارت خانہ کو خطوط لکھے، بلکہ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک نمائندہ وفد جس میں راقم الحروف بھی شامل تھا، کراچی قونصل خانہ کے قونصلر سے تفصیلی ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور اس کو قادیانی فتنہ کی دسیسہ کاریاں خصوصاً سعودی عرب میں چوری چھپے جانے اور جاکر وہاں مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور

حرمین کے تقدس کو پامال کرنے اور حکومت سعودی کے راز چوری کر کے اسرائیل تک پہنچانے اور وہاں کے سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے خطرات اور اندیشوں سے آگاہ کیا، نیز ایسی قادیانی کمپنیوں کے نام بھی ان کو مہیا کئے جو جنرل لائسنس کی بنا پر قادیانیوں کو مسلمانوں کے نام سے سعودی عرب کے مختلف شہروں اور مختلف شعبوں میں بھیجتی ہیں۔

مخدوم مکرم! قادیانی فتنہ ہندی فتنہ ہے اور اس کے عقائد و نظریات خالص جہالت سفاہت پر مبنی ہیں، ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی مسلمان خصوصاً وہ مسلمان جو قرآن و حدیث سے ادنیٰ سا بھی تعلق رکھتا ہو، اس کو قبول کر سکے گا۔

تاہم بدنصیبوں کی دنیا میں کمی نہیں ہے، مگر یہ قادیانی عیاری کا پرانا اور قدیم اصول ہے کہ وہ ایسے پروگراموں کے لئے اپنے منتخب لوگوں کے ذمہ لگاتے ہیں کہ ایسے کسی پروگرام میں آپ فون کر کے قادیانی مذہب قبول کرنے یا اس کی صداقت و حقانیت بیان کر کے سیدھے سادے اور بھولے بھالے سامعین کو متاثر کرنے کی کوشش کریں گے۔

ہمارے تجربہ کی روشنی میں اس لائیو قادیانی پروگرام میں مختلف ممالک سے قادیانیوں کے ٹیلی فون اسی طے شدہ منصوبہ کا حصہ ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کرائے کے ٹاؤٹ ہیں، یا پھر یہ وہ قادیانی ہیں جو مختلف حیلوں اور بہانوں سے مسلمان کا روپ دھار کر ان مسلم ممالک میں پہنچ گئے ہیں اور اب وہ قادیانی مذہب کی ترویج و ترقی کے ناپاک مشن پر گامزن ہیں۔

میرے مخدوم! آپ نے جس طرح کی ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے، اسی طرح اگر تمام مسلمان فکر کرنے لگیں تو فتنہ قادیانیت بہت جلد اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔

قادیانی کالرز کی کالوں اور ان کے جھوٹے خوابوں سے پریشان نہ ہوں، اس لئے کہ ان کو جس طرح شیطان نے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیچھے لگایا ہے، اسی طرح خواب میں بھی ان کو مرزا ہی نظر آئے گا، کیونکہ کسی قادیانی کو سچے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیونکر ہو سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ قادیانی کالرز نے اپنے خواب کے حوالہ سے خود وضاحت کر دی کہ: "میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا اور پوچھا کہ آپ ہی پیغمبر محمد ہیں؟" تو اس نے کہا: "نہیں! میں تو مسیح (مرزا غلام احمد قادیانی) ہوں۔"

میرے مخدوم! اس قادیانی کالرز کے اس خواب سے دو باتوں کی وضاحت ہو جاتی ہے:

ایک یہ کہ چونکہ قادیانی آقائے دو عالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے رشتہ کاٹ کر جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ وابستگی اختیار کر چکے ہیں، اس لئے ان کا تعلق دنیا و آخرت بلکہ بیداری اور خواب میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ہے اور وہ جس طرح دنیا میں مرزا قادیانی کے کیمپ میں ہیں، اسی طرح خواب میں بھی وہ مرزا قادیانی کو مسیح کے روپ میں دیکھتے ہیں، جس طرح وہ نیند اور بیداری میں مرزا قادیانی کے ساتھ وابستہ ہیں یقین جانیے کل قیامت کے دن بھی وہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور اور بہت دور آپ کے باغیوں کے کیمپ میں ہوں گے۔

دوم یہ کہ خواب میں نظر آنے والے شخص نے بھی اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نبی امی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، جو لوگ مرزا کو پیغمبر مانتے ہیں یا اس کو بعینہ حضرت محمد مانتے ہیں وہ غلط ہیں، بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ضد تھا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ خواب میں آنے والے شخص نے قادیانی سے کہا کہ صرف احمدی ہی صراط مستقیم پر ہیں، ظاہر ہے جب خواب میں آنے والا شخص حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی دوسرا تھا تو صراط مستقیم سے بھی وہ صراط مستقیم مراد نہیں ہوگی جس کی قرآن کریم نے اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی فرمائی ہے اور جس کو سورۂ فاتحہ میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم، غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔" (فاتحہ)

یعنی: "اے اللہ! دکھا ہم کو راہ سیدھی، راہ ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہے، نہ ان پر تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔"

رہی یہ بات کہ وہ کون تھا؟ اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے جو بھی ہٹا ہوا ہوگا وہ شیطان ہوگا یا اس کا چیلہ اور شیاطین اور اس کے پیروکاروں کے نزدیک جہنم کو جانے والا راستہ ہی صراط مستقیم ہے، اس لئے اس نے خواب میں ٹھیک کہا کہ احمدی صراط مستقیم پر ہیں، کیونکہ یہ سیدھی راہ جہنم کو جا رہی ہے، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مسلمان قادیانیوں سے مناظرہ سے ہچکچاتے ہیں، یہ سراسر مغالطہ ہے ورنہ دنیا جہاں کا کوئی قادیانی جہاں کہے مسلمان مرزا قادیانی کے کفر کو ثابت کرنے کے ہر جگہ موجود ہیں، یقین نہ آئے تو تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ بحمداللہ! جہاں قادیانیوں کو پتہ چل جائے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کوئی ادنیٰ کارکن موجود ہے، وہاں سے قادیانی ایسے غائب ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

آپ کی اطلاع اور تسلی کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ہمارا قادیانیت کے بارہ میں سعودی وزارت مذہبی امور اور رابطہ عالم اسلامی سے متعدد بار رابطہ ہوا ہے، اب سعودی ایمبیسی اسلام آباد نے جناب منصور

ایچ اے قحطانی سے رابطہ رکھنے کا کہا ہے۔ انشاء اللہ ہم آپ کے خط کے تناظر میں فوراً ایک خط بھیجیں گے، خدا کرے کہ وہ اس پر مناسب کارروائی کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ مناسب ہوتا کہ آنجناب سعودی عرب، مکہ مکرمہ میں مقیم حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب امیر انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت مومنٹ اور اسی طرح انٹرنیشنل کے جنرل سیکریٹری جناب مولانا سعید احمد عنایت اللہ صاحب سے رابطہ فرمالیتے، کیونکہ ان حضرات کا کام ہی بیرون ملک تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کا ہے۔ نیز یہ حضرات چونکہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر ہیں، حضرت مولانا مکی صاحب تو باقاعدہ سعودی شہری بھی ہیں۔

امید ہے کہ وہ اس مسئلہ کو اچھے انداز میں اجاگر کرسکیں گے، کیونکہ اگر مقامی سعودی ہمت کرکے اس چینل کے خلاف آواز اٹھائیں تو میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ سعودی عرب کی حد تک اس پر پابندی لگ جائے گی۔

بہرحال ہم حسب سابق اپنی سعی و کوشش سے دریغ نہیں کریں گے کیونکہ یہ دین وایمان کا حصہ ہے۔

والسلام

سعید احمد جلال پوری

۱۴۳۱/۳/۲۵ھ

حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں ختم نبوت پروگرام

رپورٹ: صابر خان، سید محمد شاہ

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام حلقہ بلدیہ ٹاؤن میں ۱۹/ مارچ بروز جمعہ ختم نبوت پروگرام منعقد کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا پروگرام: مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری کی زیر سرپرستی جامع مسجد خدیجہ لیبر اسکوائر میں پہلا پروگرام انعقاد پذیر ہوا۔ جمعہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کراچی کے مبلغ قاضی احسان احمد نے قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو مفصل بیان کیا انہوں نے کہا کہ قرون اولیٰ سے آج تک امت کبھی بھی عقیدہ ختم نبوت پر دورائے کا شکار نہیں ہوئی، مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلے اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کرکے سادہ لوح مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب ہر کلمہ گو مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

دوسرا پروگرام: جامع مسجد رحمانیہ سوات کالونی میں منعقد کیا گیا۔ جامع مسجد رحمانیہ بلدیہ ٹاؤن کی وہ یادگار مسجد ہے، جہاں مجاہد ختم نبوت جامعہ حقانیہ کے مہتمم مولانا حسین احمد حقانی سالہا سال تک خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے، اب صاحبزادہ مولانا محمود الحسن حقانی خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مجلس کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے جمعہ کے بیان میں قرآنی آیات، احادیث طیبہ، ائمہ اربعہ وفقہاء کے دلائل کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت پر سیر حاصل گفتگو کی۔

بعدازاں مولانا تنویر احمد کی رہائش گاہ پر چار بجے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں ختم نبوت کے حوالے سے کام کا جائزہ لیا گیا اور کارکنان ختم نبوت کو احسن طریقے سے کام کرنے کی تلقین کی گئی۔ اس نشست میں مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا عبدالودود، مولانا تنویر احمد، مولانا عبید محمد امجد، محمد ثاقب، عبدالرزاق آفریدی، صابر خان، سید محمد شاہ، محمد جنید، محمد نعیم، کمال شاہ، محمد فرید، محمد عابد اور محمد جواد نے شرکت کی۔

تیسرا پروگرام: جامع مسجد سبحان اللہ میں بعد نماز عصر مفتی مامون الرحمن کی زیر نگرانی رکھا گیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے نہایت سحر انگیز انداز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بلاشبہ آج کا دور فتنوں اور نئے نئے نظریات کا دور ہے، دجالی فتنے قادیانیت، فتنہ یوسف کذاب اور اس کے پیروکار زید حامد اور اس طرح کے دوسرے ملحدین کی صورت میں اسلام دشمنوں کی سرپرستی میں نمودار ہوکر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کررہے ہیں، اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ نوکری، چھوکری اور ویزا کا لالچ دے کر نوجوانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مولانا نے انتہائی دل سوزی سے کہا کہ آج کا مسلمان اگر تہیہ کرلے کہ ان دجالی فتنوں کو ختم کرکے ہی دم لینا ہے تو وہ دن دور نہیں کہ یہ پاک سرزمین ان دجالی فتنوں کے ناپاک وجود سے پاک ہوجائے۔ پروگرام میں جامعہ یوسفیہ شادمان ٹاؤن کے استاذ مولانا محمد عرفان کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

چوتھا پروگرام: جامعہ بنوریہ سائٹ کے استاذ مولانا مفتی نادر جان کی زیر سرپرستی بھائی عمیر اور ختم نبوت کے بزرگ کارکن قاسم ابراہیم گھانچی کے تعاون سے بعد نماز مغرب صدیقی مسجد میں منعقد ہوا، جس میں مولانا قاضی احسان احمد نے اصلاح معاشرہ واصلاح عقائد کے موضوع پر نہایت دلنشین انداز میں مفصل بیان کیا۔

پانچواں پروگرام: مولانا محمد یوسف صاحب کی زیر سرپرستی اور عزیز خان بن لیاقت علی کے تعاون سے بعد نماز عشاء جامع مسجد اتحاد مسلم میں منعقد ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے علاقہ بھر کے اس عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کے تحفظ کے لئے یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا، جس میں ۷۰۰ حافظ قرآن اور ۷۰ بدری صحابہؓ شامل تھے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر دور میں اکابرین امت نے بہت بڑی قربانیاں پیش کی ہیں، گزشتہ چند سالوں میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مفتی نظام الدین شامزی شہید، مفتی محمد جمیل خان شہید، مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ اور اب مولانا سعید احمد جلال پوری شہید ودیگر شہدائے ختم نبوت نے اپنے پاک خون سے اس شجر ختم نبوت کی آبیاری کی۔ مولانا نے ملعون یوسف کذاب کے خلیفہ زید حامد کے خیالات اور عزائم سے سامعین کو آگاہ کیا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولانا سعید احمد جلال پوری شہید کے قتل کی ایف آئی آر میں نامزد ملزم زید حامد کی پشت پناہی ترک کرکے فی الفور گرفتار کیا جائے۔ ممتاز عالم دین مفتی فیض الحق کی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس سکھر

ترتیب: مولانا محمد نذر عثمانی

خطباء ومقررین کی تقاریر سے اقتباسات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام ۱۴/ مارچ ۲۰۱۰ء بروز اتوار محمد بن قاسم پارک سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس میں سیاسی ومذہبی جماعتوں کے راہنماؤں اور علماء ومشائخ نے خطاب کیا۔ ان اکابرین کی تقاریر کے بعض اقتباسات نذر قارئین ہیں

☆ حدود اللہ اور توہین رسالت کے قوانین کو ختم کرنے کے لئے خفیہ کوششیں کی جارہی ہیں: ڈاکٹر اسد اللہ بھٹو

☆ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا گیا جو چور اور ڈاکو نہیں تھے: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

☆ تمام کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوراً ہٹایا جائے: مولانا میر محمد میرک

☆ پاکستان میں قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے مغربی ممالک اور امریکا ہیں: مولانا محمد مراد ہالیجوی

☆ اسلام کا بنیادی عقیدہ ختم نبوت ہے جو دین کی اساس ہے: مفتی محمد ابراہیم قادری

☆ علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے تمام مسالک کے علماء کرام سے مل کر قادیانی فتنہ پر کاری ضرب لگائی: مولانا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

☆ خدانخواستہ خلاف دین واسلام بل لایا گیا تو میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کروں گا: سینیٹر اسلام الدین شیخ

☆ تمام سیاسی ومذہبی جماعتیں آئینی اقدامات کے تحفظ کے لئے بھرپور آواز اٹھائیں: سیّد منور حسن

☆ دینی مدارس کے ۱۹ لاکھ طلبا ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہراول دستہ ثابت ہوں گے: قاری محمد حنیف جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما اور مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے ولولہ انگیز خطاب میں قادیانیت اور بہائیت کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی اور ایران کے بہاء اللہ نے نبوت کا دعویٰ کرکے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی مرزا قادیانی نے اپنی کتاب دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ پر لکھا کہ:

’’سچا خدا وہ ہے جس نے (مرزا قادیانی) مجھے رسول بنا کر بھیجا۔‘‘

اور مرزا کا دعویٰ ہے کہ وہی محمد رسول اللہ ہے۔ مولانا نے عوام الناس کو مخاطب کرکے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کوئی سودے بازی نہیں ہوسکتی ہم تمام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر اپنی جان تو قربان کردیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے جنرل سیکریٹری اور شعلہ بیان مقرر مولانا اسامہ رضوان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم سندھی، پنجابی، بلوچ، پٹھان اور مہاجر بعد میں ہیں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، ہمارے آقا نے فرمادیا کہ ’’میرے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا‘‘ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں اسلام کے آنے کا دروازہ ہے سندھ لہٰذا اہل سندھ اس کانفرنس کے ذریعے کے ساتھ آواز اٹھائیں کہ لندن میں بیٹھا ہوا قادیانیوں کا لاٹ پادری سن لے

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو بھی بطور نبی کے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے امیر جناب ڈاکٹر اسد اللہ بھٹو نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، ختم نبوت ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کے مانے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا، اس لئے وزیر اعظم ممبران پارلیمنٹ، صدر کے حلف میں بھی یہ بات شامل ہے، ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت سب مسلمانوں کی مشترکہ جدوجہد کا نتیجہ تھی، ۱۹۵۳ء کی تحریک میں جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودی کو پھانسی کی سزا کا اعلان کردیا گیا تھا آج بھی ضرورت ہے کہ سارے مسلمان اس عقیدہ کی حفاظت کے لئے مشترکہ جدوجہد کریں، حدود اللہ کے قوانین اور توہین رسالت کے قوانین کو ختم کرنے کے لئے چاروں صوبائی اسمبلیوں میں قرارداد پاس کرانے کی خفیہ کوششیں کی جارہی ہیں جس کے خلاف ہم بھرپور تحریک چلائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے اپنے قائدانہ خطاب میں کہا کہ یہ اجتماع تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے معنون ہے برصغیر کے مسلمان ایک ابتلا سے گزرے ہیں اور وہ ابتلا قادیانی فتنہ تھی، اس کی تمام حرکات اسلام اور صاحب اسلام کی توہین ہیں، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ انہیں پاکستان میں تقسیم کے بعد آنے ہی نہ دیا جاتا، اس لئے کہ قادیانی مسلمان نہیں تھے لیکن اس ملک کی بدقسمتی کہ پہلے انتخابات کے وقت حکومت نے یہ بات کہی کہ قادیانی مسلمانوں کی سیٹوں پر انتخاب لڑیں گے مسلم لیگ نے سات قادیانیوں کو اپنا ٹکٹ دے کر الیکشن لڑنے کے لئے کھڑا کردیا، مسلمانوں کی درخواست کو رد کردیا گیا اور قادیانیوں کو نوازا گیا، اس وقت بھی مسلمانوں کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں نے ان کے اس اقدام کی بھرپور مخالفت کی۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمان کو شہید کردیا گیا وہ چور اور ڈاکو نہیں تھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ چاہتے تھے۔

سندھ کے مشہور و معروف عالم دین اور شیخ الحدیث حضرت مولانا میر محمد میرک صاحب نے کہا کہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت میں اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں، میں مجلس کے قائدین کو اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں میرا حکومت پاکستان سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ تمام کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوراً ہٹایا جائے۔

حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی صاحب شیخ الحدیث جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر نے اپنے خطاب میں تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین کو سکھر آمد پر خوش آمدید کہا اور کہا کہ ملک میں ہر قسم کی افراتفری کے پیچھے امریکا کا ہاتھ ہے اور پاکستان میں قادیانیوں کی سرپرستی کرنے والے بھی مغربی ممالک اور امریکا ہیں لہٰذا ان کا بائیکاٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب جماعت علماء پاکستان و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ سکھر نے اپنے خطاب میں مجلس ختم نبوت کے قائدین کو اس عظیم الشان اجتماع کرنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ختم نبوت ہے جو دین کی اساس ہے، نبوت کے سلسلہ کا ایک آغاز تھا اور اس کا ایک اختتام ہے، رب نے خود کہا کہ میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب صدر جمعیت علماء پاکستان نے اپنے خطاب لاجواب میں کہا کہ اس عظیم الشان کانفرنس کے انتظام و انصرام پر میں مجلس کے قائدین، احباب و کارکنوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، ایسے ماحول میں جب کہ ملک افراتفری کا شکار ہو، اس طرح کے بڑے اجتماع کرنا بہت بڑی کامیابی ہے، انہوں نے کہا کہ آپ اگر غور فرمائیں تو ملک میں اٹھنے والی تمام سازشوں کے پیچھے صرف اور صرف قادیانیوں کا ہاتھ ہوتا ہے، پاکستان بننے کے بعد سب سے بڑا سانحہ مشرقی پاکستان کا سانحہ تھا، میرے قائد حضرت علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے اس وقت مشرقی پاکستان کا دورہ کیا تھا جب وہاں جانے والوں کی ٹانگیں توڑنے کی باتیں ہورہی تھیں، انہوں نے وہاں کا دورہ کیا سب لوگوں سے حالات معلوم کئے اور واپس آنے کے بعد صدر یحییٰ خان سے ملاقات کرکے ملک ٹوٹنے کے اسباب اور اس کے سب سے بڑے محرک ایم ایم احمد قادیانی کی سازشوں کا پردہ چاک کیا، پاکستان کے ٹوٹنے پر پورے ملک میں سوگ کی کیفیت طاری تھی، صرف ایک جگہ تھی جہاں پر خوشیاں منائی جارہی تھیں اور وہ جگہ تھی ربوہ (چناب نگر) میرے قائد علامہ شاہ احمد نورانیؒ نے تمام مسالک کے علماء کرام سے مل کر قادیانی فتنہ پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو کاری ضرب لگائی اسے رہتی دنیا تک دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکے گی۔ ان شاء اللہ۔

حضرت علامہ قاری خلیل احمد بندھانی ناظم جامعہ اشرفیہ نے سینیٹر پاکستان پیپلز پارٹی جناب اسلام الدین شیخ صاحب کی ختم نبوت کانفرنس میں ان کی شرکت پر خیر مقدم کیا، شہر اور مذہبی والے

سے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے آئندہ کے لئے توقع کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ کے خلاف قانون سازی کے بعد موجودہ دور میں ہونے والی سازشوں کے خلاف اسلام الدین شیخ اپنی پارٹی پوزیشن سے ہٹ کر ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں گے۔

محترم جناب اسلام الدین شیخ صاحب سینئر پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے بیان میں کہا کہ میں ہمیشہ سے ختم نبوت جماعت کے قائدین کا احترام کرتا ہوں اور آئندہ بھی انشاء اللہ یہی جذبہ کارفرما رہے گا، پیپلز پارٹی کی حکومت اور خصوصاً صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب اس مسئلہ پر کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے اسلام اور دین کے خلاف خدانخواستہ اگر کوئی بل لایا گیا میں اپنی جان کی پرواکئے بغیر ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ کروں گا۔

محترم جناب سیّد منور حسن صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اس حوالے سے جانی اور پہچانی جاتی ہے اس جماعت نے اس مسئلہ کو ہمیشہ زندہ رکھا اور جب بھی سازشوں نے اٹھنا شروع کیا تو مجلس از سرنو امت سے رابطہ کرتی ہے مجلس شہداء اور غازیوں کا قافلہ ہے آخر کیا بات ہے کہ مجلس جب بھی امت کو پکارتی ہے تو لاکھوں کے اجتماع اکٹھے ہوجاتے ہیں، سازشیں کرنے والے کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی ہے، صدر نے ۱۹۷۳ء کے دستور سے متعلق کہا کہ اسے اصل شکل میں بحال کیا جائے گا، اس طرح کے بیانات غیرضروری ہیں اس طرح کے بیانات پر عوام ہشیار رہیں کہ دال میں کچھ کالا ہے، آئینی اقدامات کے تحفظ کے لئے مجلس کی آواز بروقت ہے اور تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں بھی ان اقدامات کے تحفظ کے لئے بھرپور آواز اٹھائیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور نے اپنے بیان میں کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں نے اپنی جانوں کا وہ نذرانہ پیش کیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے اسی تحریک میں ۸۰ سال کے بوڑھے سے لے کر ۳ سال کے بچے تک ناموس رسالت پر سب کچھ قربان کردیا۔

محترمی حضرت ڈاکٹر اسد تھانوی صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر نے کہا کہ میں مجلس کے راہنماؤں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد کے لئے سکھر شہر کا انتخاب کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۰۰ آیات میں بیان فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل سے احادیث میں واضح فرمادیا انہوں نے مطالبہ کیا کہ کراچی میں شہید ہونے والے مفتی سعید احمد جلال پوری شہید و مولانا عبدالغفور ندیم اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے۔

مولانا ثناء اللہ حیدری برادر مولانا علی شیر حیدری شہیدؒ نے اپنے مختصر بیان میں کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا اہم مسئلہ ہے اور اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، ہم ختم نبوت کے مسئلہ کی حقانیت پر پورا یقین رکھتے ہیں، ہم تو ناموس صحابہ پر جان قربان کرنے والے ہیں، ناموس رسالت پر اپنی جان نہیں نسلیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر باہر نکلنے کا وقت آیا تو ہم ہراول دستہ کے طور پر ہر جگہ پیش پیش ہوں گے۔

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے مدلل مفصل اور پرجوش، ایمان افروز خطاب میں کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا دل کی گہرائیوں سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے آپ سے ہمکلام ہونے کا موقع عطا کیا، مجلس نے جو یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد کی ہے اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ایسے اجتماع میں شرکت صرف باعث رحمت نہیں بلکہ باعث نجات بھی ہے، اس اجتماع کا تعلق براہ راست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے، اہل علم نے لکھا ہے کہ جس شخص کا وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے صرف ہوگا ایسے شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ملے گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کی وجہ سے کتنے لوگوں کی قسمت بدل گئی یہ بلالؓ ہے، حبشہ سے آئے تھے، رنگ بھی کالا ہے ہونٹ بھی موٹے ہیں لیکن نسبت میرے آقا سے ہے تو کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے
اور ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے

ابولہب، ابوجہل مسجد حرام کے رہنے والے ہیں نسبت نہیں ملی تو سب کچھ خاک میں مل گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پورے ملک اور پوری دنیا میں تمہاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت کو بچانے کے لئے کوشش کررہی ہے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ نے پورے ملک اور پوری دنیا کے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے کہا: ''اگر وہ مسلمان ہوجائیں تو میں ان کے جوتے سر پر رکھنے کے لئے تیار ہوں۔'' دہشت گردی کے نام پر اسلام کے خلاف دہشت گردی جو جاری ہے اسے ختم کیا جائے، وفاق المدارس کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے ۱۹ لاکھ طلبا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔

☆......☆......☆

انبیاءؑ ہیں وجہِ رحمت اور رحمت آپ ﷺ ہیں

انبیاء ہیں وجہِ رحمت اور رحمت آپ ﷺ ہیں
آمنہ کا خواب، عیسیٰؑ کی بشارت آپ ﷺ ہیں

سیّدِ اولادِ آدمؑ فخرِ خلقت آپ ﷺ ہیں
زیب دیتا ہے جسے تاجِ شفاعت آپ ﷺ ہیں

دو جہاں کی دولتیں پاسنگ بھی جس کا نہیں
گوہرِ نایاب وہ درِ محبت آپ ﷺ ہیں

دستِ اقدس میں لواءِ الحمد ہوگا، جس گھڑی
جان لیں گے سب، شفیعِ خیرِ امت آپ ﷺ ہیں

چاند دو ٹکڑے ہوا تائید میں جس ذات کی
وہ امام الانبیاء شانِ رسالت آپ ﷺ ہیں

سو گئے بستر پہ جب ہجرت کی شب حضرت علیؓ
اہلِ باطل نے یہ سمجھا محوِ راحت آپ ﷺ ہیں

قمقمے بے سود ہیں جب ہوگیا سورج طلوع
یعنی آقا مظہرِ ختمِ نبوت آپ ﷺ ہیں

ابنِ مریم بھی جئیں گے بن کے تابع آپ ﷺ کے
ایسے کر و فر کے مالک ماہِ شوکت آپ ﷺ ہیں

قبلۂ اوّل کی عظمت کا ہے کیا پھر پوچھنا
کر چکے نبیوں کی اس میں جب امامت آپ ﷺ ہیں

برگِ آوارہ ہے راغب، کیجئے نظرِ کرم
حشر کے دن پیکرِ جود و سخاوت آپ ﷺ ہیں

لئیق احمد راغب، بارہ بنکوی

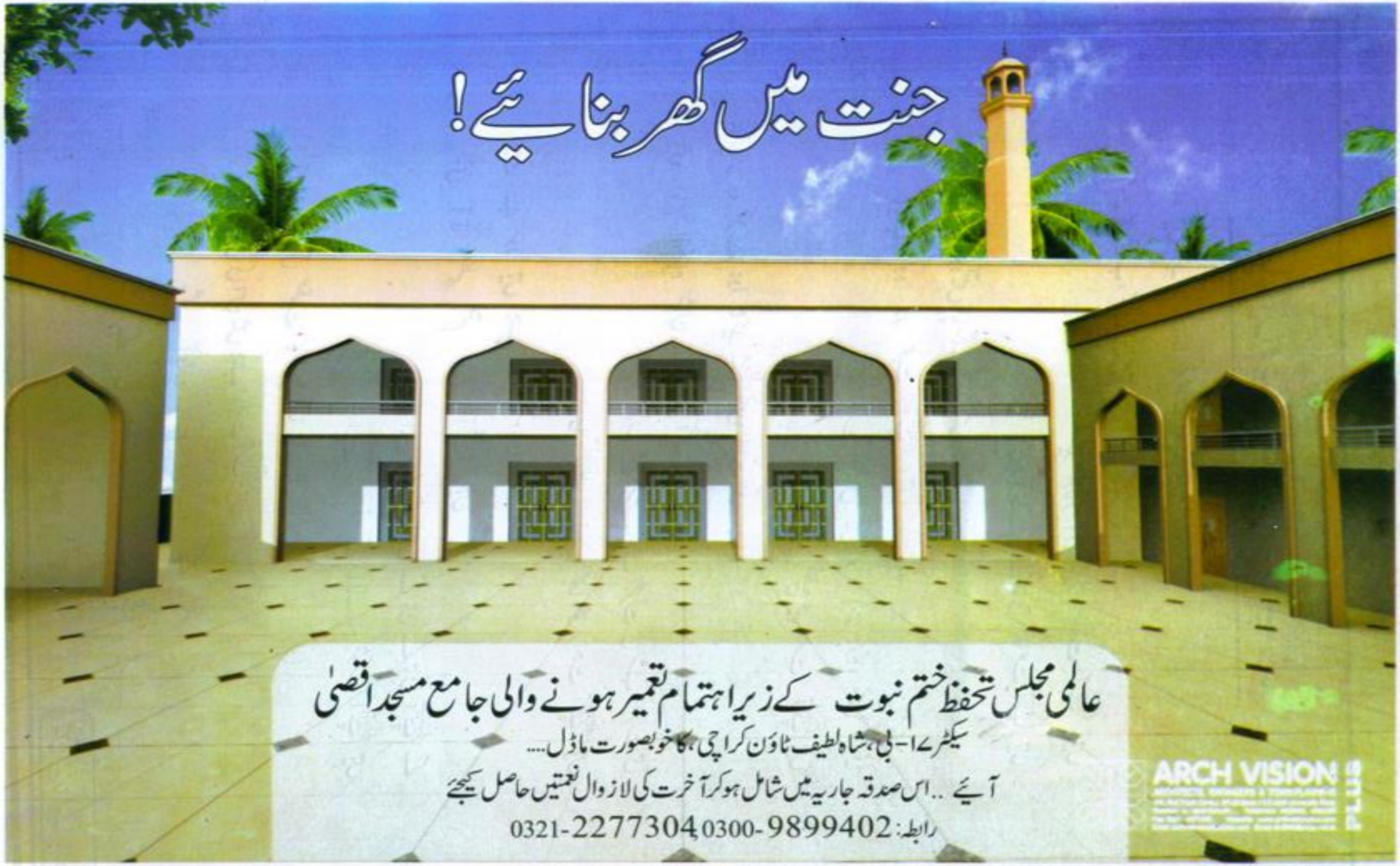
جنت میں گھر بنائیے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے .. اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402, 0321-2277304
ARCH VISION